R.N.I.No.APURD/2013/54302

ہفتہ روزہ

حیدرآباد

فلک نما نیوز

FALAKNUMA NEWS

FALAKNUMA NEWS

Urdu Weekly
Hyderabad

Editor In Chief: MOHD ATHER RAHEEM

SUNDAY 28 JUNE 2026 VOLUME:14 ISSUE :24 Rs.2.00 PAGES 4

اتوار ۲۸ جون ۲۰۲۶ء ۱۳ محرم الحرام ۱۴۴۸ھ جلد (۱۴) شمارہ (۲۴) قیمت ایک روپیہ

نیکلس روڈ پر موسیٰ تجربہ مرکز قائم ہوگا: چیف منسٹر اے ریونت ریڈی

حیدرآباد: تلنگانہ کے چیف منسٹر اے ریونت ریڈی نے عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ نیکلس روڈ پر ایک وقف شدہ ''موسی پروجیکٹ تجربہ مرکز'' قائم کریں تاکہ موسی کی تجدید اور ریور فرنٹ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کے تحت وژن، ترقیاتی کاموں، بیوٹیفیکیشن کے اقدامات اور مجوزہ رات کی معیشت کی سرگرمیوں کی نمائش کی جاسکے۔ یہ مرکز عوام کے لیے کھلا رہے گا اور شہریوں کے لیے پروجیکٹ کو سمجھنے اور آراء ؁ اور تجاویز پیش کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم کے طور پر کام کرے گا، وزیراعلیٰ نے ایم سی آر ایچ آر ڈی انسٹی ٹیوٹ میں بودھی پویلین میں منعقدہ ایک جائزہ میٹنگ کے دوران کہا۔ جائزہ میں موسیٰ ریور فرنٹ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کے پہلے مرحلے پر توجہ مرکوز کی گئی، خاص طور پر جب وزارت دفاع کی جانب سے مجوزہ گاندھی سروور پروجیکٹ کے لیے 183 ایکڑ دفاعی اراضی کی منتقلی کی اجازت دی گئی، جو موسی کی بحالی کے بڑے اقدام کا ایک اہم جزو ہے۔ ریونت ریڈی نے ریاستی حکومت کو ہدایت دی کہ وہ اس منصوبے کے لیے مختص زمین پر واقع دفاعی حکام سے تعلق رکھنے والے ڈھانچے، یوٹیلیٹیز اور سہولیات کو منتقل کرے۔ وزیراعلیٰ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ موسیٰ ندی کے کنارے میں رہنے والے خاندانوں کو بے دخلی کا عمل شروع کرنے سے پہلے ڈبل بیڈ روم والے مکانات فراہم کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ زمین کے مالکان جو اپنی زمین کو الگ کرنے کے خواہاں ہیں انہیں یا تو قابل منتقلی ترقیاتی حقوق (ٹی ڈی آر) یا مالی معاوضے کی پیشکش کی جانی چاہیے۔ وزارت دفاع نے مساوی قدر کے بنیادی ڈھانچے (ای وی آئی) ماڈل کے تحت گولکنڈہ میں آرٹلری سنٹر میں 183 ایکڑ پر گاندھی سروور پراجکٹ تیار کرنے کے لیے موسی ریور فرنٹ ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ (ایم آر ڈی سی ایل) کو کام کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس پروجیکٹ میں باپو گھاٹ کی ترقی اور اپ گریڈنگ بھی شامل ہے۔ 183 ایکڑ پر مشتمل اس پارسل کی قیمت تقریباً 533 کروڑ روپے ہے، اور ایم سی آر ٹی سی ایل متبادل جگہوں پر فوجی حکام کے لیے مساوی انفراسٹرکچر بنائے گا۔ کارپوریشن سے کہا گیا ہے کہ وہ اراضی کا قبضہ لینے کے دو ماہ کے اندر رقم جمع کرائے۔ اس جگہ کی حد بندی کرنے کے لیے جلد ہی سرکاری حکام اور فوجی حکام پر مشتمل ایک مشترکہ سروے کرایا جائے گا۔ ریاستی حکومت کے پاس پہلے ہی پروجیکٹ کے علاقے میں 63 ایکڑ زمین ہے اور اس نے مزید 140 ایکڑ نجی اراضی کے لیے حصول اراضی کی کارروائی شروع کردی ہے۔ دفاعی زمین کے اضافے کے ساتھ، گاندھی سروور پروجیکٹ تقریباً 200 ایکڑ پر پھیلنے کی امید ہے۔ لنگر ہاؤز میں باپو گھاٹ کے قریب منصوبہ بنایا گیا، جہاں موسی اور عیسیٰ دریا آپس میں ملتے ہیں اور جہاں مہاتما گاندھی کی راکھ کو ڈبویا گیا تھا، اس منصوبے کا تصور ایک اہم ثقافتی اور ورثے کی منزل کے طور پر کیا گیا ہے۔ مجوزہ سہولیات میں ایک چیک ڈیم، ایک مشہور گیٹ وے، ایک قومی گاندھی میوزیم، ایک لائبریری، ایک ہینڈلوم سنٹر اور گاندھی کی زندگی، اقدار اور تعلیمات کی نمائش کرنے والے تعلیمی ادارے شامل ہیں۔ چیف منسٹر نے حکام کو ہدایت دی کہ منظوریوں میں تیزی لائیں، اسٹیک ہولڈرز اور مقامی کمیونٹیز کے ساتھ قریبی رابطہ قائم کریں اور تمام مراحل میں موسیٰ ریور فرنٹ پروجیکٹ کو آسانی سے انجام دینے کے لیے عمل درآمد کے دوران کم سے کم نقل مکانی کو یقینی بنائیں۔

کربلا کا پیغام اور آج کا پسماندہ سماج

تحریر: معروف سماجی کارکن، مصنف وصحافی عرفان جامعیہ والا

کربلا صرف 61 ہجری کا ایک تاریخی واقعہ نہیں، بلکہ ہر دور میں ظلم کے خلاف حق، انصاف اور انسانی وقار کی جدوجہد کی علامت ہے۔ حضرت امام حسینؓ نے اقتدار، حکومت یا دنیاوی مفاد کے لیے نہیں، بلکہ دینِ اسلام کی اصل روح، عدل، سچائی اور انسانیت کی حفاظت کے لیے اپنی جان، اپنے اہلِ خانہ اور اپنے جانثار ساتھیوں کی عظیم قربانی پیش کی۔ واقع کربلا کے بعد جب اہلِ بیت کی خواتین اور بچوں کو قید کرکے کوفہ اور پھر دمشق لے جایا گیا، تو حضرت زینبؓ اور امام زین العابدینؓ نے اپنے تاریخی خطبات کے ذریعے دنیا کے سامنے یہ حقیقت آشکار کی کہ نیزے اور تلواریں جسموں کو زخمی کرسکتی ہیں، مگر حق کی آواز کو خاموش نہیں کرسکتیں۔ یہی خطبات کربلا کے پیغام کو قیامت تک زندہ رکھنے کا ذریعہ بنے۔ میری نظر میں اگر آج کربلا کے پیغام کو موجودہ دور پر منطبق کیا جائے تو یہ ہمیں ہر اس مظلوم، محروم اور پسماندہ طبقے کے ساتھ کھڑے ہونے کا درس دیتا ہے جسے اس کا جائز حق نہیں ملا۔ ہندوستان کے پسماندہ مسلمان بھی برسوں سے سماجی، تعلیمی، معاشی اور نمائندگی کے مسائل سے دوچار ہیں۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر سنجیدہ مکالمہ، تحقیق اور انصاف پر مبنی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ میری رائے میں اسلام کی اصل تعلیم ذات پات، اونچ نیچ اور نسلی برتری کو مسترد کرتی ہے، اس لیے اگر کسی بھی معاشرے میں ایسے امتیازات موجود ہوں تو ان کا جائزہ لینا اور انصاف کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ کربلا ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ ظلم چاہے حکومت کا ہو، سماج کا ہو یا طاقتور طبقے کا، اس کے سامنے خاموش رہنا حق کا راستہ نہیں۔ امام حسین ؟ کا پیغام یہ ہے کہ حق کے لیے ڈٹ جانا ہی حقیقی کامیابی ہے، خواہ اس کے لیے کتنی ہی بڑی قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔ اگر ہم کربلا کو صرف ایک تاریخی واقعہ یا رسم تک محدود کردیں اور اس کے عدل، مساوات، اخوت اور انسانی وقار کے پیغام کو اپنی عملی زندگی میں نافذ نہ کریں، تو ہم اس کے اصل مقصد سے دور ہو جائیں گے۔" کربلا ہمیں صرف رونا نہیں، بلکہ ظلم کے خلاف کھڑا ہونا سکھاتی ہے؛ اور یہی پیغام ہر مظلوم، ہر محروم اور ہر پسماندہ انسان کے لیے امید کی کرن ہے۔—" عرفان جامعیہ والا معروف سماجی کارکن، مصنف و صحافی

باطل کو مٹانے اسوہ حسینی تا قیامت مشعل راہ

قلعہ گولکنڈہ میں مرکزی جلسہ شہادت امام حسینؓ، مولانا مفتی شمیم احمد نظامی اور مولانا سید متین علی شاہ کا خطاب

حیدرآباد۔ (راست): باطل کو مٹانے اسوہ حسینی تا قیامت مشعل راہ رہا ہے۔ حضرت امام حسین نے راہ حق میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرکے اسلام کی بقا حق و صداقت کے لیے سب کچھ قربان کردینے کا بے مثال درس دیا۔ حضرت امام حسین ؟ کی عظیم قربانی تا قیامت انسانیت کی رہنمائی کرتی رہے گی۔ ا?پ نے نامساعد حالات کے باوجود حق کے لیے باطل طاقتوں کے خلاف ڈٹ جانے کا درس دیا۔ حضرت امام حسین ؟ نے اپنی اور اپنے اہل وعیال کی قربانی کو پیش کرکے اسلام کو زندہ جاوید کردیا۔ امام حسین ؟ نے تنہا انبیاء ؁ علیہ السلام کی نیابت کا فریضہ میدان کربلا میں انجام دیا۔ ان خیالات کا اظہار مہمان مقرر مولانا مفتی شمیم احمد نظامی مصباحی (کولکتہ) اور مولانا متین علی شاہ نے انتظامی کمیٹی مسجد اختری رسالہ بازار قلعہ گولکنڈہ کے زیر اہتمام منعقدہ سالانہ مرکزی جلسہ شہادت امام حسین ؟ سے کیا۔ مولانا سید متین علی شاہ قادری نے کہا کہ حضرت امام حسین ؟ بزم انسانیت کے روشن چراغ ہیں۔ ا ?پ کی عظیم قربانی قیامت تک انسانیت کی رہبری و رہنمائی کرتی رہے گی۔ حضرت امام حسین ؟ نے اسلام کی سربلندی کے لیے اپنی جان کی قربانی دی اور ا?پ اس مرحلہ میں صبر و استقامت، زہد و تقویٰ کی ایسی مثال قائم کی جس کی نظیر تاریخ اسلام میں نہیں ملتی۔ حضرت امام حسین ؟ نے جہاد اور نماز کا حسین امتزاج قائم کیا جس کو اختیار کرکے مسلمان دنیا اور ا?خرت میں کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ واقعہ کربلا تاریخ انسانیت کا بہت ہی اہم اور موثر واقعہ ہے جس کا فیضان تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔ مولانا متین علی شاہ نے طلبا و نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اہل بیت اطہار کی پاکیزہ زندگیوں کا مطالعہ کریں اور اپنی عملی زندگی میں ان کی پاکیزہ سیرت کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔ مولانا شیخ ظاہر قادری عامری نے کہا کہ اہل بیت اطہار سے محبت وعقیدت رکھنا عبادت ہے۔ ان کی سیرت سرتاپا اپنے میں قربانیوں کا ایک روشن مینار رکھتی ہے۔ اہل بیت اطہار کا تذکرہ دلوں کو سکون بخشتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ حفاظت ایمان کے خاطر اہل بیت اسے تعلق اور وابستگی باعث نجات اور ایمان کی حفاظت کے ساتھ سرچشمہ ہدایت ہے۔ جناب ایم اے مجیب ایڈوکیٹ وصدر کل ہند بزم رحمت عالم نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کی۔ انھوں نے ایس ا?ئی ا?ر کے متعلق عوام الناس سے اپیل کی کہ ایس ا?ئی ا?ر کے لیے اپنے ناموں کے اندراج میں غفلت وتساہلی ہرگز نہ کریں اس کے دوررس نتائج ٹھیک نظر نہیں ا?رہے ہیں جو فرد کی شناخت اور قومیت تک بات ا?سکتی ہے۔ جلسہ کا ا?غاز قاری محمد منیب احمد، محمد معین الدین عامری کی قرات کلام پاک سے ہوا۔ جناب فیاض علی سکندر، قاری محمد معزالدین فراز اور قاری، سید نور احمد شاہ قادری نے نعت شریف اور منقبت بارگاہ امام عالی مقام ؟ میں پیش کی۔ اس موقع پر الحاج افسر علی خان، قاری محمد سلمان احمد، نصراللہ خان رضوان، عبدالسعید خان، قاری مجاہد خان، سید کلیم الدین، رحمت خان، قاری سید نور محمد شاہ قادری، قاری محمد محبوب، قاری سید قمرالدین قادری الملتانی، قاری سید حمیدالدین اور دیگر نے انتظامات میں حصہ لیا۔ اس موقع پر دعائے عاشورہ پڑھائی۔ ا?خر میں قاری محمد سلمان احمد کنوینر کے شکریہ پر جلسہ کا اختتام عمل میں آیا۔

بھوپال: مدھیہ پردیش میں مجوزہ یونیفارم سول کوڈ (UCC) پر

کانگریس لیڈر عمر قاسمی کا اعتراض، کمیٹی کو میمورنڈم پیش

بھوپال: مدھیہ پردیش میں مجوزہ یونیفارم سول کوڈ (UCC) کے نفاذ کو لے کر بحث تیز ہوگئی ہے۔ مدھیہ پردیش کانگریس کمیٹی کے سیکریٹری محمد عمر قاسمی نے اعلیٰ سطحی کمیٹی (یونیفارم سول کوڈ) کے چیئرمین کو میمورنڈم پیش کرتے ہوئے مجوزہ UCC پر سخت اعتراض درج کرایا ہے۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ ہندوستانی آئین کا آرٹیکل 25 ہر شہری کو اپنے مذہب پر عمل کرنے، اس کی تبلیغ اور اس کے مطابق زندگی گزارنے کی آزادی فراہم کرتا ہے، جبکہ آرٹیکل 29 مختلف مذہبی اور ثقافتی برادریوں کو اپنی تہذیب، ثقافت اور روایات کے تحفظ کا حق دیتا ہے۔ ایسے میں مجوزہ یونیفارم سول کوڈ ان آئینی حقوق کو متاثر کرسکتا ہے۔ میمورنڈم میں مزید کہا گیا ہے کہ مسلم پرسنل لا کو مسلم پرسنل لا (شریعت) ایپلیکیشن ایکٹ 1937 کے تحت قانونی حیثیت حاصل ہے، اور مختلف مذہبی برادریوں کے شخصی قوانین ان کے مذہبی عقائد اور ثقافتی شناخت کا اہم حصہ ہیں۔ محمد عمر قاسمی نے کہا کہ ہندوستان کی اصل طاقت اس کی تنوع، تکثیریت اور "وحدت میں کثرت" کی روایت میں پوشیدہ ہے۔ مختلف مذاہب، ثقافتوں اور برادریوں کی منفرد شناخت کا احترام ہی ہندوستانی جمہوریت کی بنیاد ہے۔ میمورنڈم میں کمیٹی سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ مدھیہ پردیش میں UCC نافذ کرنے کی تجویز کو فوری طور پر واپس لیا جائے، تمام مذاہب اور قبائلی برادریوں کے پرسنل لا اور روایتی حقوق کو آئینی تحفظ فراہم کیا جائے، اور کسی بھی قانون کے نفاذ سے قبل مذہبی رہنماؤں، قانونی ماہرین، سماجی تنظیموں اور متعلقہ فریقوں سے وسیع پیمانے پر مشاورت کی جائے۔ اس کے علاوہ ریاستی عوام سے موصول ہونے والی تجاویز اور اعتراضات کو عوامی سطح پر پیش کرکے شفاف عمل اختیار کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ میمورنڈم میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ کمیٹی آئین کی روح، مذہبی آزادی اور ملک کی تکثیری روایات کا احترام کرتے ہوئے مناسب فیصلہ کرے گی۔ یہ متن اردو اخبارات اور نیوز پورٹلز کے انداز میں تیار کیا گیا ہے۔

ایم ایس ایم ایز ہندوستانی معیشت کو نئی سمت دے سکتی ہیں

نوجوان صنعت کار جامع ترقی اور روزگار کے ضامن سیمینار سے مہیش کمار گوڑ اور یونیسف چیف کا خطاب

حیدرآباد۔ (راست) تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی (ٹی پی سی سی) کے صدر اور ایم ایل سی مہیش کمار گوڑ نے کہا کہ مائیکرو، اسمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز (ایم ایس ایم ایز) ہندوستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں اور ریاستی حکومت و ا?ل انڈیا کانگریس کمیٹی (اے ا?ئی سی سی) اس شعبے کو مضبوط بنانے کے لیے پُرعزم ہیں تاکہ روزگار کے مواقع بڑھیں اور معاشی عدم مساوات کم ہو۔ وہ ا?ل انڈیا پروفیشنلز کانگریس (اے ا?ئی پی سی)، تلنگانہ ایم ایس ایم ای ورٹیکل کے زیر اہتمام ورلڈ ایم ایس ایم ای ڈے کے موقع پر میڈیا پلس ا?ڈیٹوریم، گن فاؤنڈری میں منعقدہ تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ مہیش کمار گوڑ نے کہا کہ ایم ایس ایم ایز کا فروغ کانگریس کی معاشی پالیسی کا اہم حصہ رہا ہے اور 2019 میں پارٹی نے اس شعبے پر خصوصی توجہ دی۔ انہوں نے کہا کہ ایشیائی ممالک میں ایم ایس ایم ایز 60 فیصد سے زائد روزگار فراہم کرتی ہیں جبکہ عالمی جی ڈی پی میں تقریباً 50 فیصد حصہ رکھتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ میں زیادہ تر کاروبار تین سے پانچ افراد پر مشتمل چھوٹے اداروں پر منحصر ہیں، اس لیے مزید ایم ایس ایم ایز کے قیام کی ضرورت ہے تاکہ دولت چند ہاتھوں تک محدود نہ رہے اور معاشی مساوات کو فروغ مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ حکومت 200 یونٹ مفت بجلی، معیاری چاول کی فراہمی، کسانوں کے قرضوں کی معافی اور نئے راشن کارڈ جاری کرنے جیسے فلاحی اقدامات کے ساتھ ساتھ مزید ایم ایس ایم ایز کے فروغ کے لیے بھی سنجیدہ اقدامات کر رہی ہے۔ یونیسف تلنگانہ کے سربراہ ڈاکٹر زیلالمان تافیسے نے نوجوانوں میں سرمایہ کاری کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مستقبل کی معیشت کے لیے جدید، اختراعی اور پائیدار ایم ایس ایم ایز کی تعمیر ناگزیر ہے۔ ترکیہ کے قونصل خانے کی کمرشل اتاشی محترمہ توگچے گل نے کہا کہ ایم ایس ایم ایز ہر معیشت کی بنیاد ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہندوستان اور ترکیہ کے درمیان دوطرفہ تجارت کا حجم 7.5 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ چکا ہے، جس میں پیٹرولیم مصنوعات، ماربل، کیمیکلز، سبز سیب، ہیزل نٹس اور دیگر اشیاء ؁ شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً 14 ترک کمپنیاں ہندوستان میں سرگرم ہیں اور دونوں ممالک کے درمیان صنعتی تعاون کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ فیڈریشن ا?ف تلنگانہ چیمبرز ا?ف کامرس اینڈ انڈسٹری (ایف ٹی سی سی ا?ئی) کی سینئر ڈائریکٹر و ڈپٹی سی ای او محترمہ ٹی سجاتا نے کہا کہ خواتین اپنی ا?مدنی کا تقریباً 90 فیصد خاندان کی تعلیم، صحت اور فلاح پر خرچ کرتی ہیں، تاہم خواتین کی قیادت والے اسٹارٹ اپس کو صرف دو فیصد وینچر کیپیٹل فنڈنگ حاصل ہوتی ہے۔ انہوں نے حکومت سے خواتین کاروباری افراد کے لیے مزید مالی معاونت فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔ کنفیڈریشن ا?ف ایم ایس ایم ایز، تلنگانہ کے چیئرمین پی سرینواس نے کہا کہ ایم ایس ایم ایز دیہی اور شہری علاقوں میں نوجوانوں کے لیے بڑے پیمانے پر روزگار پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے خواتین صنعت کاروں کے لیے 50 لاکھ روپے تک کی حکومتی ترغیبات کا خیرمقدم کیا۔ اے ا?ئی پی سی کے سابق چیپٹر صدر عرفان عزیز نے کہا کہ ہندوستان کا مستقبل ایسے ایم ایس ایم ایز سے وابستہ ہے جو مقامی مسائل کا عالمی معیار کے مطابق حل پیش کریں۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں 6.3 کروڑ سے زائد ایم ایس ایم ایز تقریباً 30 فیصد جی ڈی پی، 45 فیصد برا?مدات میں حصہ ڈالتی ہیں اور 11 کروڑ سے زائد افراد کو روزگار فراہم کرتی ہیں۔ تقریب کی نظامت ششنک پاسولیٹی، ریاستی کنوینر، اے ا?ئی پی سی تلنگانہ ایم ایس ایم ای ورٹیکل نے انجام دی، جبکہ ڈپٹی ہیڈ عبداللہ بکران سمیت صنعت، تجارت اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ممتاز افراد نے شرکت کی۔

سابق گورنر بنڈارو دتاتریہ نے محرم جلوس میں شرکت کی

حیدرآباد۔ حیدرآباد کے روایتی اور تاریخی بی بی کا علم کے مرکزی جلوس کے موقع پر گنگا جمنی تہذیب کا شاندار نظارہ دیکھنے کو ملا۔ جلوس کے روایتی راستے کے دوران میر عالم منڈی کے قریب جی ہنمنت راؤ جے ہو بھارتیم کے صدر کی جانب سے ایک خصوصی اسٹیج قائم کیا گیا تھا جہاں مختلف مذاہب اور سیاسی وسماجی حلقوں سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات نے بی بی کے علم کا پرجوش استقبال کیا اور نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ اس پروگرام میں سابق گورنر بنڈارو دتاتریہ نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ انہوں نے بی بی کے علم کو ڈھٹی پیش کیا اور شہر میں امن وامان اور بھائی چارہ کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ سابق گورنر کے علاوہ اس موقع پر اے بھاسکر وائس چیرمین منور کا پوسنگم کارپوریشن، این نگیش تلگودیشم پارٹی حیدرآباد پارلیمنٹ کے کوآرڈینیٹر

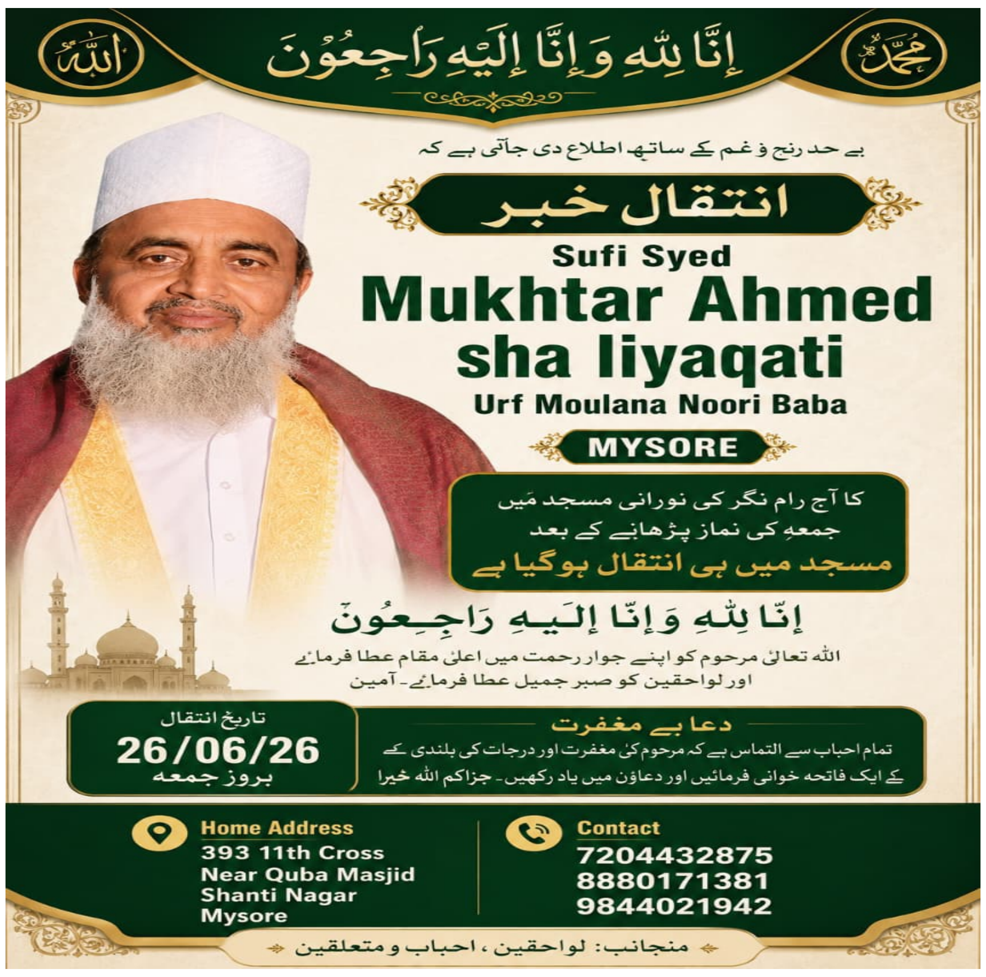

قتل حسین اصل میں مرگِ یزید تھا ...... اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

(10/محرم الحرام یوم شہادت)

محمد فرقان
918495087865,

"سیرت شہید کربلا نواسۂ رسول حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ"

نواسہ رسول، جگر گوشہ بتول حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی ولادتِ باسعادت 5/شعبان المعظم سن 4ھ مدینہ منورہ میں ہجرت کے چوتھے سال قبیلہ بنو ہاشم میں حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے گھر ہوئی۔ آپ امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے نواسے، شیر خدا حضرت سیدنا علی المرتضی و خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا کے چھوٹے بیٹے اور حضرت سیدنا حسنؓ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپکی ولادت کی خوشخبری سنکر جناب محمد رسول اللہؐ تشریف لائے، آپ کو گود میں لیا، داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی اور اپنا لعاب مبارک آپ کے منہ میں داخل فرمایا اور دعائیں دیں اور "حسین" نام رکھا۔ پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کیا گیا اور سر کے بالوں کے برابر چاندی خیرات کی گئی۔ آپ کی کنیت "ابو عبداللہ" ہے۔ آپ کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا کہ "حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے، جو حسین سے محبت کرے اللہ اس سے محبت کریگا۔ حسین میری اولاد میں بڑی شان والا ہے۔" (صحیح ابن حبان)

حضرت حسینؓ نے اپنے نانا حضور اکرمؐ سے بے پناہ شفقت و محبت کو سمیٹا اور سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ اور سیدہ فاطمۃ الزہرا کی آغوش محبت میں تربیت و پرورش پائی۔ جس کی وجہ سے آپ فضل و کمال، زہد و تقویٰ، شجاعت و بہادری، سخاوت، رحم دلی، اعلیٰ اخلاق اور دیگر محاسن و خوبیوں کے بلند درجہ پر فائز تھے۔ آپ کے والد ماجد امیر المومنین سیدنا حضرت علی فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت حسن سینہ سے لے کر سر مبارک تک رسول اللہ کے مشابہ تھے اور سیدنا حضرت حسین قدموں سے لے کر سینہ تک رسول اللہ کے مشابہ تھے اور آپ کے حسن و جمال کی عکاسی کرتے تھے۔ اس مشابہتِ رسول اللہ کا اثر فقط جسم کے ظاہری اعضاء و تک ہی محدود نہ تھا بلکہ روحانی طور پر بھی اس کے گہرے اثرات تھے۔ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ و عمدہ اوصاف کا کامل مظہر تھے۔ آپ کے مقام کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ "حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔" (ترمذی)

جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لاڈلے حسین سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ حضرت حسینؓ کو گود میں اٹھاتے، سینہ مبارک سے لگاتے، کاندھے مبارک پر اٹھاتے، کمر مبارک پر بٹھا کر پھراتے۔ نماز میں سجدے کی حالت میں اگر حضرت حسینؓ آپ کی پیٹھ مبارک پر سوار ہوجاتے تو نہ انہیں کبھی ڈانٹتے نہ ناراضگی کا اظہار فرماتے۔ بلکہ سجدہ کو طول کردیا کرتے یہاں تک کہ بچہ خود سے بخوشی پشت پر سے علاحدہ ہوجاتا۔ آپ کا معمول یہ تھا کہ کبھی حضرت حسینؓ کے ہونٹوں کو بوسہ دیتے تو کبھی رخسار کو چومتے۔ آپؐ کا اپنے نواسوں سے محبت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے فرمایا "جس نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا" (مسند امام احمد)۔ نیز حضرت حسینؓ کی شان کا

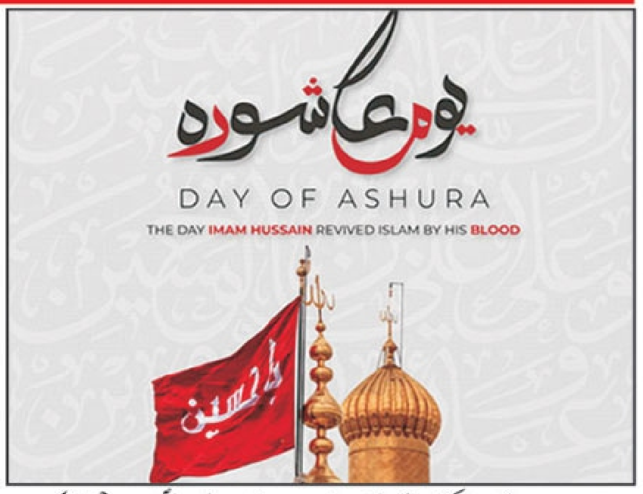

اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک دفعہ جناب محمد رسول اللہؐ حضرت حسینؓ کو اپنے کندھے مبارک پر اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک صحابی یہ منظر دیکھ کر بولے "اے بچے! تم کتنی بہترین سواری پر سوار ہو۔" رسول اللہؐ نے جواباً فرمایا "سوار بھی تو کتنا بہترین ہے" (ترمذی شریف)۔ خلیفہ اوّل سیدنا حضرت ابوبکر صدیق؟، خلیفہ ثانی سیدنا حضرت عمر فاروقؓ اور خلیفہ سوم سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین سمیت تمام صحابہ کرام کو بھی حسنین کریمین اور خاندانِ نبوت سے بہت زیادہ عقیدت و محبت اور الفت تھی۔

نواسۂ رسول حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ عصمت و طہارت کا مجسمہ تھے۔ آپ کی عبادت، زہد، سخاوت اور آپکے کمالِ اخلاق کے دوست و دشمن سب ہی قائل تھے۔ عبادت گزاری کی یہ حالت تھی کہ آپ شب زندہ دار اور سوائے ایام ممنوعہ کے ہمیشہ روزہ سے ہوتے۔ قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے فرماتے اور حج بھی بکثرت کرتے ایک روایت کے مطابق آپ نے پچیس حج پیدل فرمائے۔ آپ کی مجالس وقار و متانت کا حسین مرقع اور آپ کی گفتگو علم و حکمت اور فصاحت و بلاغت سے بھرپور ہوتی۔ لوگ آپ کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے اور ان کے سامنے ایسے سکون اور خاموشی سے بیٹھتے تھے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ آپ میں سخاوت اور شجاعت کی صفت کو خود رسول اللہؐ نے بچپن میں ایسا نمایاں پایا کہ فرمایا "حسین میں میری سخاوت اور میری جرات ہے۔" چنانچہ آپ کے دروازے پر مسافروں اور حاجتمندوں کا سلسلہ برابر قائم رہتا تھا اور کوئی سائل محروم واپس نہیں ہوتا تھا۔ بعض دفعہ خود ضرورت مندوں کے پاس جاکر انکے مسائل حل کرتے۔ غلاموں اور کنیزوں کے ساتھ آپ عزیزوں کا سا برتاؤ کرتے تھے۔ ذرا ذرا سی بات پر آپ انہیں آزاد کردیتے تھے۔ آپ کے علمی کمالات کے سامنے دنیا کا سر جھکا ہوا تھا۔ مذہبی مسائل اور اہم مشکلات میں آپ کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ آپکی دعاؤں کا ایک مجموعہ "صحیفہ حسینیہ" کے نام سے اس وقت بھی موجود ہے۔ آپ رحم دل ایسے تھے کہ دشمنوں پر بھی وقت آنے پر رحم کھاتے تھے اور ایثار ایسا تھا کہ اپنی ضرورت کو نظر انداز کر کے دوسروں کی ضرورت کو پورا کرتے تھے۔

مظلومانہ شہادت: حضرت سیدنا حسین رضی اللہ نہ نے کوفیوں کے بے شمار خطوط موصول ہونے پر سفر پر روانہ ہونے کا فیصلہ کیا۔ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے اپنے چچازاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل کو کوفے کا جائزہ لینے بھیجا تو بارہ ہزار کوفیوں نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی۔ نیز کوفہ کے اموی حاکم بشیر نے ان کے ساتھ نرمی سے کام لیا۔ کوفیوں کے جذبات سے متاثر ہوکر آپ نے حضرت حسینؓ کو اطلاع دی کہ حالات سازگار ہیں آپ تشریف لائیں۔ لہٰذا حضرت سیدنا حسینؓ سفر پر روانہ ہوگئے۔ ان حالات کی بنا پر یزید نے فوراً کوفہ کے موجودہ حاکم نعمان کو معزول کردیا اور عبیداللہ بن زیاد کو کوفہ کا حاکم مقرر کردیا۔ اس نے کوفہ پہنچ کر یہ اعلان کیا کہ جو بھی یزید کی بیعت پر قائم رہے گا اسکی جان بخش دی جائیگی ورنہ اسے قتل کردیا جائے گا۔ ابن زیاد کے اس اعلان کے بعد اہل کوفہ نے حضرت حسینؓ سے کئے ہوئے وعدے کو توڑ دیا۔ دوران سفر حضرت حسینؓ کو یہ بھی اطلاع ملی کہ عبیداللہ بن زیاد نے حضرت مسلم بن عقیلؓ کو شہید کردیا ہے۔ جسے سن کر حضرت حسینؓ کے ساتھ آئے ہوئے لوگوں میں سے کچھ حضرات نے سفر کو ختم کردیا اور واپس ہوگئے لیکن حضرت حسینؓ نے اپنا سفر جاری رکھا۔ چنانچہ قافلہ روانہ ہوا، مقام قادسیہ سے کچھ آگے پہنچا تو حر بن یزید ایک ہزار کے مسلح سوار لشکر کے ساتھ ملا۔ حضرت حسینؓ نے کوفیوں کے تمام خطوط دکھائے اور کہا کہ تم لوگوں نے خود دعوت دی ہے، اب اگر آپکا ارادہ بدل گیا ہو تو میں واپس چلا جاتا ہوں۔ لیکن آپؓ کے مطالبے کو قبول نہیں کیا گیا۔ چنانچہ یہ مختصر سا قافلہ 2/محرم الحرام 61ھ کو آخر کار کربلا پہنچا۔ ابن زیاد نے خط کے ذریعے حضرت حسینؓ کو کہا کہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ ہماری اطاعت کرلیں۔ حضرت حسینؓ نے صاف انکار کردیا۔ لہٰذا چند افراد، یعنی 72/افراد کے روبرو ہزاروں کا لشکر کھڑا کیا گیا۔ 10/محرم الحرام 61ھ کو میدان کربلا میں عمر بن سعد اپنے لشکر کے ساتھ حملہ آور ہوا۔ اس طرح باقاعدہ لڑائی شروع ہوگئی۔ دونوں طرف سے ہلاکتیں اور شہادتیں ہوتی رہیں۔ آخر کار دغا بازوں کا لشکر حاوی ہوا اور حضرت حسینؓ کے خیمہ کو گھیر کر جلا دیا اور نواسہ رسول، جگر گوشہ بتول حضرت سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور انکے خاندان کے کئی افراد اور رفقاء سمیت سب کو شہید کردیا گیا۔ آخر نبی کریمؐ کی پیشنگوئی صحیح ثابت ہوئی۔ اس طرح یزید کے بھیجے ہوئے لشکر نے حضرت حسینؓ کو شہید کردیا۔ مؤرخین نے لکھا ہے کہ یزید نے حضرت حسینؓ کو فقط گرفتار کرنے کا حکم دیا تھا لیکن ابن زیاد نے انہیں شہید کیا اور بعض نے لکھا ہے کہ چونکہ یزید کی دور حکومت میں حضرت حسینؓ کو شہید کیا گیا تھا اور یزید اگر چاہتا تو اسے روک سکتا تھا لہٰذا حضرت حسینؓ کی شہادت کا ذمہ دار براہ راست یزید ہے۔ لہٰذا ہمارے جمہور علماء اور اکابرین کا مؤقف یہ ہے کہ اس میں کوئی دورائے نہیں کہ حضرت حسینؓ کی شہادت یزید کے دور حکومت اور اسی کی فوج سے ہوئی اور یزید فاسق و فاجر بھی تھا لیکن یزید کے مسئلہ پر سکوت اختیار کرنا چاہئے یعنی اس پر نہ تو رحمت بھیجی جائے اور نہ ہی لعنت۔ یزید کے متعلق حضرت امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ "سکوت اور توقف کرنا چاہئے، نہ اس کو کافر کہا جائے نہ اس پر لعن طعن کیا جائے، بلکہ اس کے امر کو خدا کے حوالے کردینا چاہئے" (فتاوی دارالعلوم دیوبند)۔ اس کے علاوہ قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی یزید کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ "اور ہم مقلدین کو احتیاط سکوت میں ہے، کیونکہ اگر لعن جائز ہے تو لعن نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں لعن نہ فرض ہے، نہ واجب، نہ سنت، نہ مستحب، محض مباح ہے۔ اور جو وہ محل نہیں تو خود مبتلا ہونا معصیت کا اچھا نہیں" (فتاوی رشیدیہ: ۸۷/قدیم)۔ الغرض حضرت سیدنا حسینؓ نے جس پامردی اور صبر سے کربلا کے میدان میں مصائب و مشکلات کو برداشت کیا وہ حریت، جرات اور صبر و استقلال کی لازوال داستان ہے۔ باطل کی قوتوں کے سامنے سرنگوں نہ ہوکر آپ نے حق و انصاف کے اصولوں کی بالادستی، حریت فکر اور خدا کی حاکمیت کا پرچم بلند کرکے اسلامی روایات کی لاج رکھ لی۔ اور انھیں ریگزارِ عجم میں دفن ہونے سے بچا لیا۔ حضرت حسینؓ کا یہ ایثار اور قربانی تاریخ اسلام کا ایک ایسا درخشندہ باب ہے، جو رہروان منزل شوق و محبت اور حریت پسندوں کیلئے ایک اعلیٰ ترین نمونہ ہے۔ نواسہ رسول حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب، سیرت و کردار اور کارناموں سے تاریخ اسلام کے ہزاروں صفحات روشن ہیں۔ سانحہ کربلا سے ایک اہم پیغام یہ بھی ملتا ہیکہ "حق کیلئے سر کٹ تو سکتا ہے لیکن باطل کے سامنے سر جھک نہیں سکتا۔"

قتل حسین اصل میں مرگِ یزید تھا
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

دین خدا کی شان بڑھائی حسین نے!

زندگی بخش دی بندگی کو آبرو دین حق کی بچالی
محمد کا پیارا نواسہ جس نے سجدے میں گردن کٹالی
قربان ہو کے فاطمہ زہرا کے چین نے
دین خدا کی شان بڑھائی حسین نے

جاوید اختر بھارتی

نواسہ رسول سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دین اسلام کی سربلندی کے لئے پورے خاندان کو قربان کردیا دیکھا جائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے قربانیوں کا جو سلسلہ شروع ہوا تو میدان کربلا میں آکر مکمل ہوا آج سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صرف مسلمانوں کے لئے ہی نہیں بلکہ پورے عالم انسانیت کے لئے مرکز عقیدت ہیں جب یزید تخت خلافت پر بیٹھا تو اس نے حضرت امام حسین سے بیعت کرنے کو کہا اس بات کا تو اسے بھی احساس تھا کہ میں کہاں اور امام حسین کہاں مگر چونکہ وہ نظام شریعت میں تبدیلی کا خواہاں تھا اور اسے اس بات کا تو ضرور احساس رہا ہوگا کہ نواسہ رسول کے جیتے جی یہ کام آسان نہیں ہے تو کیوں نہ امام عالی مقام سے ہی بیعت لی جائے اگر وہ بیعت کرلیں گے تو پھر ہمیں خود بخود سرٹیفکیٹ حاصل ہوجائے گا اور اگر بیعت نہیں کریں گے تو زبردستی بیعت لی جائے گی پھر بھی نہیں مانیں گے تو انہیں قتل کردیا جائے گا اس کے بعد ہمارا راستہ آسان ہوجائے گا لیکن سچائی تو یہ ہے کہ یزید بھلے ہی مورچہ جیتا ہے مگر جنگ ہارا ہے، اس کی پالیسیوں کی موت ہوئی ہے، اس کے نظریات موت کے گھاٹ اتر گئے اسے نواسہ رسول کا احترام نہیں رہا، اہل بیت کا احترام نہیں رہا یہ بھی روایت مشہور ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے نبی پاک سے بتا بھی دیا تھا کہ آپ کی امت آپ کے نواسے کو قتل کردے گی بعض علماء کرام بیان کرتے ہیں کہ جبرئیل امین نے کربلا کی مٹی لاکر دی اور کہا کہ یہ مٹی جس دن سرخ ہوجائے گی سمجھو امام حسین شہید کردیئے گئے۔

یزید تخت نشین ہوتے ہی ہر طرف اپنی بیعت کے لئے خطوط و حکمنامے روانہ کرنا شروع کردیا مدینہ منورہ کے گورنر ولید بن عقبہ تھے یزید نے ان کو اپنے باپ کے انتقال کی خبر لکھی اور لکھا کہ ہر خاص و عام سے میری بیعت لو،، حسین بن علی، عبداللہ بن زبیر، عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے پہلے بیعت لو ان لوگوں کو ایک لمحے کی مہلت نہ دینا یزید کے حکمنامے سے ولید گھبرا گیا کیونکہ ان لوگوں سے بیعت لینا آسان نہیں تھا،، مشورہ کے لئے مروان بن حکم کو بلایا،،

مروان بن حکم وہ شخص ہے کہ جب اس کی پیدائش ہوئی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحنیک (کوئی چیز چبا کر نرم کرکے کھلانے کے لئے لایا گیا تو نبی پاک نے فرمایا ھوالوزغ بن الوزغ یہ گرگٹ کا بیٹا گرگٹ ہے،، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مروان کے باپ حکم پر لعنت فرمائی جبکہ مروان صلب پدر میں تھا تو وہ بھی اللہ کی لعنت سے حصہ پانے والا ہوا،،

قارئین کرام وہ مروان کہ اس کو اور اس کے باپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کہا اور جس کے باپ پر لعنت بھیجی اور شہر بدر بھی کیا ایسے مروان سے بھلا خیر کی امید کیا ہوسکتی ہے اسی مروان کا مشورہ تھا کہ اے ولید ان تینوں کو بیعت کے لئے بلاؤ اور وہ بیعت کرلیتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان تینوں کو قتل کردو۔

ولید نے تینوں حضرات کو بلایا حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چند جوانوں کو ساتھ لے کر گئے مکان کے باہر ان کو کھڑا کردیا اور فرمایا کہ اگر تم لوگ میری اونچی آواز سننا تو فوراً اندر آجانا اور جب تک میں باہر نہ آجاؤں یہاں سے ہرگز نہ جانا،، پھر اندر تشریف لے گئے ولید نے امیر معاویہ کی وفات کی خبر سنائی اور یزید کی بیعت کے لئے کہا امام عالی مقام نے کہا کہ میرے جیسا آدمی چھپ کر چپکے سے بیعت نہیں کرسکتا آپ باہر نکل کر سب لوگ سے بیعت طلب کریں تو ان کے ساتھ مجھ سے بھی بیعت کے لئے کہیں ولید امن پسند شخص تھا اس نے کہا کہ اچھا آپ تشریف لے جائیں جب امام عالی مقام چلنے لگے تو مروان نے کہا کہ اے ولید تم نے ان کو جانے کیوں دیا اب تم ان پر قابو نہ پاسکو گے اچھا ہوگا کہ ان کو قتل کردو یہ سن کر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ او: ابن الزرقا کیا تو مجھے قتل کرے گا یا یہ مجھے قتل کریں گے خدا کی قسم تو جھوٹا اور کمینہ ہے،،

مروان نے ولید سے پھر کہا کہ آپ نے میری بات نہیں مانی اب آپ ان پر قابو نہ پا سکیں گے قتل کرنے کا بہترین موقع آپ نے ضائع کردیا،، ولید نے کہا کہ افسوس تم مجھے ایسا مشورہ دے رہے ہو جس میں میرے دین و ایمان کی تباہی ہے،، کیا میں نواسہ رسول کو اس وجہ سے قتل کردیتا کہ انہوں نے یزید کی بیعت نہیں کی،، رب ذوالجلال کی قسم اگر مجھے ساری دنیا کا مال و متاع مل جائے تو بھی میں ان کے خون سے اپنے ہاتھوں کو آلودہ ہرگز نہیں کرسکتا۔ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوب جانتے تھے کہ بیعت کے انکار سے یزید بدبخت جان کا دشمن اور خون کا پیاسا ہوجائے گا لیکن آپ کی غیرت اور تقویٰ و پرہیزگاری نے اجازت نہ دی کہ اپنی جان بچانے کے لئے نااہل کے ہاتھ پر بیعت کرلیں اور نواسہ رسول ہوکر دین اسلام اور مسلمانوں کی تباہی کی پرواہ نہ کریں،، اگر آپ یزید کی بیعت کرلیتے تو وہ آپ کی قدر و منزلت ضرور کرتا اور دنیا کی بے شمار دولت آپ کے قدموں میں ڈال دیتا لیکن یزید کی بدکاریوں کے جواز کے لئے آپ کی بیعت سند ہوجاتی اور اسلام کا نظام درہم برہم ہوجاتا اور دین میں ایسا فساد برپا ہوتا کہ جس کا دور کرنا ناممکن ہوجاتا اس لئے لئے امام عالی مقام نے یزید کی بیعت ٹھکرادی اور صبر و استقامت کی چٹان بن کر دین اسلام کو گل و گلزار بنایا دہشتگردی کے خلاف آواز بلند کیا شریعت کے تقدس کو پامال ہونے سے بچانے کے لئے بہتر سروں کا نذرانہ پیش کیا اور جام شہادت نوش فرماکر دین خدا کی شان کو بڑھادیا یوم عاشورہ کا مقام اور بلند کردیا یعنی یوم عاشورہ کی عظمت و فضیلت میں اضافہ ہوگیا راہ خدا میں پورا کنبہ قربان کرکے صبح قیامت تک کے لئے سیدنا امام حسین علیہ السلام نے پیغام دیدیا کہ جینا مرنا اللہ کے لئے ہونا چاہئے ہمارے جان و مال کی حفاظت و سلامتی سے کہیں زیادہ ضروری ہے کہ دین سلامت رہے، رب کا قرآن سلامت رہے، نبی کا فرمان سلامت رہے اور یہ سب کچھ صحیح حالت میں باقی رہے اسی لئے کربلا کی تپتی ہوئی ریت پر بھوکے پیاسے رہ کر شہادت کا جام پیا۔

جب فجر کی نماز کے لئے امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کی طرف جارہے تھے تو ظالم نے حملہ کیا اس وقت انہوں نے کہا تھا کہ اللہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا 61 ہجری میں حضرت علی کے لخت جگر فاطمہ زہرا کے نور نظر سیدنا امام حسین نے سجدہ کیا شمر لعین نے سر مبارک کو تن سے جدا کردیا پھر خیموں میں آگ لگائی گئی لاشوں کو گھوڑوں سے روندا گیا سروں کو نیزوں پر ٹانگ کر جلوس نکالا گیا امام عالی مقام کا سر سب سے اوپر تھا،، سر کٹنے کے بعد بھی نیزے پر بلند ہوکر اسلام کی صداقت کا اعلان کررہا تھا،، اب یزید اپنے بارے میں سوچے یزیدی لشکر اپنے بارے میں سوچے اور یزید کا دفاع کرنے والے اپنے بارے میں سوچیں کہ حوض کوثر پر حسین کے نانا کا قبضہ ہوگا اور جنت کے جوانوں کے سردار بھی امام حسین ہی ہوں گے تم کس منہ سے حوض کوثر پر جاؤ گے اور کس منہ سے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرداری میں جنت میں جاؤ گے۔

یومِ عاشورہ کا پیغام: قربانی، صبر اور حق پر استقامت

مولانا محمد شمیم احمد نوری مصباحی

ماہِ محرم، اسلامی تقویم کا پہلا مہینہ ہے۔ اسی مبارک مہینے کی دسویں تاریخ کو یومِ عاشورہ کہا جاتا ہے، جو نہ صرف اسلامی تاریخ بلکہ مجموعی انسانی تاریخ کا ایک مقدس اور تاریخ ساز دن ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشادِ ربانی ہے: ترجمہ: "اللہ کے نزدیک مہینوں کی گنتی اللہ کی کتاب میں (یعنی لوحِ محفوظ میں) اس دن سے بارہ ہے جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، ان میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔"

محرم الحرام انہی چار مہینوں میں سے ایک ہے جنہیں حرمت، عظمت اور احترام حاصل ہے۔ اس دن کی فضیلت اس بات سے بھی نمایاں ہے کہ یہ انبیائے کرام علیہم السلام کے کئی یادگار اور نجات و فلاح کے واقعات کا دن ہے۔

یومِ عاشورہ، انبیائے کرام کے ساتھ پیش آئے اہم واقعات:

☆ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ اسی دن قبول ہوئی۔
☆ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کوہِ جودی پر اسی دن ٹھہری۔
☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی دن نمرود کی آگ سے سلامت نکلے۔
☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات اسی دن ملی۔
☆ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے اسی دن باہر آئے۔
☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور رفع آسمانی بھی اسی دن ہوا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کی یاد میں یہود یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔ نبی کریمؐ نے بھی اس دن روزہ رکھا اور فرمایا:

ترجمہ: "ہم حضرت موسیٰ سے تم سے زیادہ قریب ہیں۔" (بخاری 2004)

عاشورہ کا روزہ، ایک فضیلت مند عمل: نبی کریمؐ نے اس دن کے روزے کی بڑی فضیلت بیان فرمائی:

ترجمہ: "میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ یوم عاشورہ کا روزہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔"

مزید فرمایا: ترجمہ: "اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو 9 محرم کا بھی روزہ رکھوں گا۔" (مسند احمد 2154

علمائے کرام نے اس حدیث کی روشنی میں لکھا ہے کہ دس محرم کے ساتھ 9 یا 11 محرم کو بھی روزہ رکھنا مستحب ہے تاکہ یہود کی مشابہت نہ ہو (شرح النووی علیٰ مسلم: 14/8)۔

واقعہ کربلا، حق و باطل کے درمیان ابدی لکیر: یومِ عاشورہ کی سب سے بڑی شناخت تاریخِ اسلام میں 61 ہجری کو پیش آنے والا واقعہ کربلا ہے، جہاں نواسہ رسولؐ، جگر گوش بتول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے جانثار رفقاء کے ہمراہ دینِ حق کی بقا، شریعتِ مصطفیٰ کی سربلندی، اور ظلم و استبداد کے خلاف بے مثال قربانی پیش کی۔ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں، بلکہ:

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا کے میدان میں یزید کے جابرانہ اور فاسق اقتدار کے آگے جھکنے کے بجائے حق پر ڈٹ کر تاریخ انسانی کو حق و صداقت کا ایسا مینارِ نور عطا کیا، جس سے قیامت تک باطل پر لرزہ طاری رہے گا۔

یوم عاشورہ کا پیغام۔ استقامت، قربانی اور صبر:

امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کی قربانی ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ:

حق کے لیے کھڑے رہنا ایمان کا تقاضا ہے، چاہے جان ہی کیوں نہ دینی پڑے۔
دنیاوی جاہ و منصب کے مقابلے میں دین کی سربلندی مقدم ہے۔
باطل سے مصالحت نہیں، بلکہ استقامت کے ساتھ مقابلہ ہے۔ ظلم کے خلاف خاموشی بھی جرم ہے، اور حسینیت کا تقاضا یہ ہے کہ سچ کا علم بلند رکھا جائے۔

اہل بیت اطہار، ایمان کا حصہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ترجمہ: "میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میرے اہلِ بیت کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو۔" (صحیح مسلم 2408)

اسی لیے اہل بیت کی محبت، ان کی عزت و عظمت، اور ان کے نقشِ قدم پر چلنا ہر مسلمان کے ایمان کا جزو لاینفک ہے۔

آج کا تقاضا، حسینی کردار اپنائیں: ہمارا فرض ہے کہ یوم عاشورہ کو صرف تاریخی سانحہ کے طور پر یاد نہ کریں، بلکہ اس دن کی روح کو سمجھیں:

جب جب ظلم بڑھے، تو حسینیت کی شمع روشن ہو۔
جب بھی باطل اپنی چالیں چلے، تو حق کے پرستار امام حسین کے کردار سے روشنی لیں۔
اور جب بھی ایمان متزلزل ہونے لگے، تو میدانِ کربلا کی استقامت و صداقت کو سامنے رکھیں۔

بارگاہ رب ذوالجلال میں دعا ہے کہ اے مالک مولیٰ! ہمیں امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کی محبت نصیب فرما،
ہمیں حق پر قائم رہنے کی توفیق دے،
باطل سے ٹکرانے کا حوصلہ عطا فرما،
اور ہمیں یومِ عاشورہ کے انوار و برکات سے مالا مال فرما۔
آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اب قیامت تک حسینیت زندہ رہے گی

حافظ افتخار احمد قادری

امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عظیم شہادت کے بعد کائنات انسانی کو دو کردار مل گئے۔ کردار یزید جو بدبختی، ظلم، استحصال، جبر، تفرقہ پروری، قتل و غارت گری اور خون آشامی کا استعارہ بن گیا اور کردارِ حسین رضی اللہ عنہ جو عدل و انصاف، امن، وفا اور تحفظ دین مصطفیؐ کی علامت ٹھہرا۔ اب قیامت تک حسینیت زندہ رہے گی اور اس کے پرچم بھی قیامت تک لہراتے رہیں گے اور یزیدیت قیامت تک کے لئے مردہ رہے گی۔ آج بھی امام حسین رضی اللہ عنہ کی روح ریگ زار کربلا سے پھر پکار رہی ہے۔ آج سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی روح اجڑے ہوئے خیموں سے ہمیں صدا دے رہی ہے۔ آج علی اکبر رضی اللہ عنہ اور علی اصغر رضی اللہ عنہ کے خون کا ایک ایک قطرہ اور دریائے فرات کا شہدائے کربلا کے خون سے رنگین ہونے والا کنارہ ہمیں آواز دے رہا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے والو! اب وقت آن پہنچا ہے حسینیت کے کردار کو اپنے قول و عمل میں زندہ کرو، ہر دور کے یزیدوں کو پہچانو۔ یزیدیت کو پہچانو۔ یزیدیت تمہیں توڑنے اور تمہارے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے سرگرم عمل ہے جبکہ حسینیت تمہیں جوڑنے کے لئے ہے۔ حسینیت اخوت، محبت اور وفا کی علمبردار ہے۔ یزیدیت اسلام کی قدریں مٹانے کا نام ہے۔ حسینیت اسلام کی دیواروں کو پھر سے اٹھانے کا نام ہے۔ یزیدیت قوم کا خزانہ لوٹنے کا نام ہے۔ حسینیت قوم کی امانت کو بچانے کا نام ہے۔ یزیدیت جہالت کا اور حسینیت علم کا نام ہے۔ یزید ظلم کا اور حسین امن کا نام ہے۔ یزید اندھیرے کی علامت ہے اور حسین روشنی کا استعارہ ہے۔ یزیدیت پستی اور ذلت کا نام ہے جبکہ حسینیت انسانیت کی نفع بخشی کا نام ہے۔

آیئے! یزیدیت کے خلاف ایک عہد کریں اور وقت کے یزیدوں کے قصر لمارات کو پاش پاش کر دیں۔ لہٰذا اٹھو! نفرتوں اور کدورتوں کے بت پاش پاش کردو۔ تاریخ کا رخ بدل دو۔ عالم کفر کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن جاؤ اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو کہ یہی شعور کربلا ہے۔ یہی پیغام کربلا ہے۔ اس پیغام کی خوشبو کا پرچم لے کر نکلو کہ منزلیں تمہارے قدم چومنے کے لئے بے تاب ہیں۔

یومِ عاشوراء کی فضیلت اور شہادت حسینؓ

ڈاکٹر سراج الدین ندوی، بجنور

عاشوراء کے معنی ہیں "دسواں" اس سے مراد محرم الحرام کا دسواں دن ہے۔ محرم الحرام قمری سال کا پہلا مہینہ ہے۔ عربوں میں قمری سال کا آغاز اسی مہینہ سے ہوتا تھا۔ محرم کے معنی ہیں "حرمت والا" یعنی وہ مہینہ جو حرمت والا ہے اور اس کی سب کو عزت کرنا چاہئے۔ عربوں میں چار مہینے حرمت والے سمجھے جاتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں ان مہینوں میں جنگ نہیں کی جاتی تھی۔ دو قبائل میں جنگ ہوتی اور حرمت والا مہینہ آجاتا تو دونوں فریق اس کے احترام میں جنگ روک دیتے۔ ان میں تین مہینے لگاتار ہیں۔ ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم۔ ذی الحجہ میں حج کیا جاتا ہے اس سے پہلے مہینہ ذی قعدہ حرمت والا ہے تاکہ لوگ امن و سکون کے ساتھ حج کے لیے آسکیں، دوسرا مہینہ ذی الحجہ ہے تاکہ لوگ اس میں آسانی کے ساتھ مناسک حج ادا کرسکیں۔ اس کے بعد تیسرا مہینہ محرم الحرام کا ہے تاکہ لوگ بخیریت اپنے وطن کو واپس ہوسکیں۔ حرمت والا چوتھا مہینہ رجب کا ہے۔ جو سال کے درمیان میں پڑتا ہے تاکہ لوگ درمیان سال میں بھی لڑائی جھگڑے سے دور رہ کر امن وسلامتی اور اطمینان کے ساتھ رہ سکیں۔ اسلام نے بھی ان چار مہینوں کی حرمت کو باقی رکھا۔ مختصر یہ کہ محرم الحرام کا مہینہ زمانہ قدیم سے قابل احترام رہا ہے۔ قرآن مجید میں حرمت والے مہینوں کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے۔ "اللہ کی کتاب میں جس دن سے اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کیے بے شک اللہ کے ہاں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہیں، ان میں سے چار عزت والے ہیں، یہی سیدھا دین ہے، سو ان میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو۔" (توبہ 36) اس مہینہ کی عظمت کا اندازہ اس بات لگایا جاسکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس میں روزہ رکھنے کی فضیلت بیان فرمائی۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ جب ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہود دس محرم کو روزہ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے وجہ دریافت کی تو انھوں نے بتایا کہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات ملی تھی جب کہ فرعون غرقاب ہوگیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ کے بارے میں تو ہم زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے خود بھی دسویں محرم کو روزہ رکھا اور صحابہ کرام کو بھی حکم دیا۔ آپ اور صحابہ کرام (استحباباً) دسویں محرم کا روزہ رکھتے رہے۔ آپ ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری سال ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو اگلے سال نویں محرم کا بھی روزہ رکھوں گا، مگر اگلے محرم سے قبل ہی حیات نہ رہے۔ البتہ صحابہ کرام اور سلف صالحین نویں اور دسویں محرم کا مستحب روزہ رکھتے رہے ہیں اور اگر کوئی نویں محرم کو روزہ نہ رکھ سکے تو وہ دسویں اور گیارہویں محرم کو روزہ رکھے تاکہ یہود سے امتیاز باقی رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: آئندہ سال عاشوراء کے ساتھ نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھوں گا مگر اس سے پہلے ہی آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہوگئے۔ (مسلم) لیکن جب تک حضور اکرم ﷺ دنیا میں رہے اس روزہ کا اہتمام کرتے رہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو جس قدر اہتمام کے ساتھ رمضان اور عاشوراء کے روزے کا اہتمام فرماتے دیکھا اس قدر کسی دوسری فضیلت والے دن کے روزہ کا اہتمام کرتے نہیں دیکھا (بخاری) حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ماہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزہ اللہ کے مہینہ محرم کا روزہ ہے" (ترمذی) اس حدیث میں محرم کو اللہ کا مہینہ کہا گیا ہے۔ یوں تو سب مہینے اللہ کے بنائے ہوئے ہیں مگر محرم کے مہینہ کو اللہ کا مہینہ کہا گیا ہے۔ جس سے اس مہینے کی حرمت و عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مندرجہ بالا تصریحات سے معلوم ہوا کہ محرم الحرام کو چار وجوہ سے فضیلت حاصل ہے۔ (۱) پہلی وجہ تو یہ ہے کہ احادیث میں اس ماہ کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے سوال کیا کہ ماہ رمضان المبارک کے بعد کون سے مہینہ کے میں روزے رکھوں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہی سوال ایک دفعہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کیا تھا، اور میں آپ کے پاس بیٹھا تھا، تو آپ نے جواب دیا تھا کہ: اِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَإِنَّهُ شَهْرُ اللهِ فِيهِ يَوْمٌ تَابَ اللهُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ آخَرِينَ ۔ (ترمذی) یعنی ماہ رمضان کے بعد اگر تم کو روزہ رکھنا ہے تو ماہِ محرم میں رکھو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ (کی خاص رحمت) کا مہینہ ہے، اس میں ایک ایسا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور آئندہ بھی ایک قوم کی توبہ اس دن قبول فرمائے گا۔ (۲) احادیث میں اس مہینہ کو "شَهْرُ اللهِ" کہا گیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں کا مہینہ ہے تو اس ماہ کی اضافت اللہ کی طرف کرنے سے اس کی خصوصی عظمت وفضیلت ثابت ہوئی۔ (۳) تیسری وجہ یہ ہے کہ یہ مہینہ "اشہر حرم" یعنی ان چار مہینوں میں سے ہے کہ جن کو دوسرے مہینوں پر ایک خاص مقام حاصل ہے۔ (۴) چوتھی وجہ یہ کہ اسلامی سال کی ابتداء اسی مہینے سے ہوتی ہے؛ چنانچہ امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ "ماہِ محرم میں روزوں کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اس مہینے سے سال کا آغاز ہوتا ہے؛ اس لیے اسے نیکیوں سے معمور کرنا چاہیے، اور خداوند قدوس سے یہ توقع رکھنی چاہیے کہ وہ ان روزوں کی برکت پورے سال رکھے گا۔" (احیاء العلوم)

اگر انسان ایمان و احتساب کے ساتھ رمضان کے روزے رکھتا ہے تو یہ روزے پوری زندگی کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ احادیث کے مطابق یوم عرفہ کا روزہ دو سال کے لیے کفارہ ہے اور یوم عاشوراء کا روزہ ایک سال کے لیے کفارہ ہے۔ حضرت ابوقتادہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ کی ذات سے پوری امید ہے کہ عاشوراء کا روزہ رکھنے کی وجہ سے وہ پچھلے ایک سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔" (مسلم) یوم عاشورہ کی فضیلت کا تقاضا یہی ہے کہ اس دن روزہ رکھا جائے اور اللہ کی عبادت کی جائے۔ اس کے علاوہ یوم عاشوراء کے سلسلے میں بہت سی باتیں کہی جاتی ہیں وہ سب بے بنیاد ہیں۔ کسی صحیح حدیث سے ان کا ثبوت نہیں ملتا۔ مثلاً: یوم عاشوراء کے دن حضرت آدمؑ کی دعا قبول ہوئی اسی دن حضرت نوحؑ کی کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری حضرت یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔ حضرت ابراہیمؑ کے لیے آگ گلزار ہوگئی۔ حضرت ایوبؑ کو صحت ملی۔ حضرت یعقوبؑ کی حضرت یوسفؑ سے ملاقات ہوئی۔ اسی دن حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اٹھایا گیا۔ قیامت بھی دس محرم کو آئے گی حالانکہ قیامت کے بارے میں صرف اتنی بات احادیث میں کہی گئی کہ قیامت جمعہ کے دن آئے گی۔ بعض احادیث میں آتا ہے کہ جو شخص عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال پر خوان کو کشادہ کرے گا، اللہ تعالیٰ پورے سال اس کو کشادگی عطا فرمائے گا۔ اس مفہوم کی حدیث کو طبرانی، بیہقی اور ابو شیخ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے مگر کہا ہے کہ ان سب کی اسناد ضعیف ہیں۔ مگر بہت ساری ضعیف احادیث مل کر کسی درجہ قوی ہوجاتی ہیں۔ اس لیے بعض علماء وائمہ کا کہنا ہے کہ عاشوراء کے دن اعزہ، اقرباء پر خرچ کرنا پسندیدہ ومستحب ہے ویسے بھی انفاق کی عمومی فضیلت ہے۔ عاشوراء کی فضیلت واحترام کا واقعہ کربلا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بعض لوگ عاشوراء کے روزے کو حسینی روزہ کہتے ہیں۔ یہ ان کی کم علمی اور نادانی ہے۔ کربلا کا واقعہ اسلامی تاریخ کا بدترین باب ہے اس دن نواسہ رسول کی مظلومانہ شہادت کا واقعہ پیش آیا تھا۔ ہمیں اپنی تاریخ کے طور پر اس واقعہ کی تفصیلات کا علم ہونا چاہئے اور یہ جاننا چاہیے کہ سیدنا حسینؓ کی شہادت کیوں ہوئی؟ لیکن اس دن تعزیہ بنانا سینہ کوبی کرنا وغیرہ درست نہیں۔ دین کی تکمیل نبی اکرم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں فرمادی تھی۔ اس لیے دین میں کوئی تعبدی عمل داخل نہیں کیا جاسکتا۔ حضرت حسینؓ کی شہادت کا غم منانا، سوگ کرنا، کالے کپڑے اس کی شریعت میں کوئی گنجائش نہیں ہے بلکہ اس پیغام کو سمجھنا چاہئے جس کے لیے حضرت حسینؓ نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ اول تو کسی شہید کا غم نہیں کیا جانا چاہئے اور دوسرے یہ کہ اسلام میں کسی میت کا سوگ صرف تین دن تک منانے کا حکم ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنا چاہیے کہ شہید کربلا کا مقابلہ یزید کی شخصیت اور ذات سے نہ تھا بلکہ اس غلط طرز حکومت سے تھا جس نے اسلامی نظام حکومت کی بنیاد ہلا ڈالی تھیں۔ اس نظریہ سیاست سے تھا جو اسلامی نظریہ سیاست سے ٹکرا رہا تھا۔ اس نظام حکومت سے تھا جس نے شورائیت کی جگہ آمریت کو جنم دیا تھا۔ نعوذ باللہ امام حسینؓ کی ذات اتنی پست اور سطح نہ تھی کہ ذاتی یا خاندانی عداوت کے لیے میدان جنگ کا انتخاب کرتی بلکہ اس پروردہ رسولؐ کی آنکھوں سے یہ نہ دیکھا گیا کہ اسلامی نظام حکمرانی میں کوئی تبدیلی و ترمیم ہو۔ ان کے دل نے اسلام اور حق پرستی کے تحفظ کے لیے وہی صدا بلند کی جو خلیفہ رسولؐ حضرت ابو بکر صدیقؓ نصف صدی پہلے بلند کرچکے تھے۔ "اینقص الدین وانا حیّ" کیا میرے ہوتے ہوئے دین میں کتر بیونت ہوسکتی ہے؟ واقعہ کربلا سے اہم درس یہی ملتا ہے کہ انسان کو کسی بھی حال میں کسی بھی باطل اور ضلالت و گمراہی کے سامنے کبھی نہیں جھکنا چاہئے بلکہ اسے حق اور سچائی کے راستہ پر قائم رہنا چاہئے، چاہے باطل کے پاس کتنی ہی بڑی قوت اور طاقت ہو اور اس کے مقابلہ پر حق پرست انسان کے پاس کم سے کم افرادی و مالی وسائل ہوں۔ سچائی کے راستہ پر چلتے ہوئے اسے اپنا مال، اپنے اعزہ واحباب اور اپنی جان کو بھی قربان کردینا چاہئے، مگر افسوس کہ مسلمان اس عظیم واقعہ سے عبرت لینے اور زریں اصول کو اپنانے کے بجائے سینہ کوبی، تعزیہ داری، مرثیہ خوانی میں اپنا عزیز وقت اور قیمتی مال صرف کرتے ہیں حالانکہ شریعت میں ان لغویات کے لیے کوئی جگہ نہیں کاش مسلمان سمجھتے! کاش وہ اس واقعہ کربلا کا اس طرح استہزاء نہ کرتے بلکہ اس درس مبین کی روشنی میں نظام باطل کے خلاف جدوجہد کرکے نظام حق کے قیام کی کوشش کرتے۔ آج بھی حضرت حسینؓ اور ان کے ساتھیوں کی پاک روحیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ اے محمدؐ و حسینؓ کے نام لیواؤ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ مسجد سے لے کر بازار تک، مدرسہ سے لے کر میدان کارزار تک، ملکی انتظامات سے لے کر بین الاقوامی تعلقات تک خدا سے بغاوت ہی بغاوت ہے۔ مگر تم خاموش تماشائی بنے ہوئے ہو۔ قوانین الٰہی کو پامال کیا جارہا ہے، حدود اللہ کو توڑا جارہا ہے، اللہ کے بندوں سے اللہ کے بجائے بندوں کی عبادت کرائی جارہی ہے، کذب وغیبت، رشوت وخیانت، افتراء و بہتان تراشی، قتل وغارت گری کا دور دورہ ہے اور تم غفلت کی نیند سو رہے ہو حالانکہ تمہارے دعویٰ اسلام اور محبت محمد ﷺ و حسینؓ کا تقاضا ہے کہ بہادرانہ وار اٹھو اور بدی و گمراہی کے اس سیلاب کا رخ پھیر دو اور اسے اس رخ پر بہنے کے لیے مجبور کرو جو اسلام سے عین مطابقت رکھتا ہے۔

شہادت درحقیقت زندگی کا نام ہے!

مفتی ہمایوں اقبال ندوی

حضرت حسین رضی اللہ عنہ ۳/ ذی الحج ٦٠ھ مکہ سے مع اہل خانہ کوفہ کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ خبر ملتے ہی عبید اللہ بن زیاد نے عمرو بن سعد بن ابی وقاص کو چار ہزار فوج دیکر یہ حکم دیا کہ تمام راستوں کی نگرانی رکھو اور انہیں دیکھتے ہی گرفتار کرکے میرے پاس لاؤ۔ نیز حر بن یزید تمیمی کو بھی ایک ہزار کی فوج دیکر گشت پر مامور کیا، یہاں سے آزمائش وامتحان کا سلسلہ شروع ہوگیا، پہلے حر کی فوج سامنے آئی اور آپ سے یہ کہا کہ عبید اللہ بن زیاد کا حکم یہ ہے کہ آپ کو ہم حراست میں لے لیں۔ چنانچہ اس کی فوج آپ کے پیچھے پیچھے چلتی رہی یہاں تک آپ میدان کربلا پہونچ گئے، آپ نے معلوم کیا کہ یہ جگہ کونسی ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ کربلا، آپ بے نے یہ کلمہ پڑھا، اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کرب وبلا سے آزمائش کا سلسلہ یہاں سے سخت ہوتا چلا گیا، ۲/ محرم الحرام ٦١ھ کو آپ کربلا پہونچے، پیچھے حر کی فوج تھی، پھر دوسرے دن ہی عمر بن سعد چار ہزار کی جمعیت لیکر آپ کو اپنے گھیرے میں لے لیا اور یہ کہنے لگا کہ ہم لوگ آپ کی گرفتاری پر مامور ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تین باتیں پیش کیں، مگر ابن زیاد نے انہیں مسترد کرتے ہوئے یہ کہا کہ پہلے میرے ہاتھ پر یزید کی بیعت کریں، پھر آپ کی کوئی بات سنی جاسکتی ہے۔ اس بات پر آپ نے یہ تاریخی جملہ ارشاد فرمایا: "اس سے تو مرجانا بہتر ہے کہ میں ابن زیاد کے ہاتھ پر بیعت کروں"۔ ادھر ابن زیاد بار بار کوفہ سے کربلا اپنے لوگوں کو روانہ کرتا رہا اور یہ کہتا رہا کہ حسین بن علی کو گرفتار کرکے میرے پاس لاؤ یا گرفتار نہیں کرسکتے ہو تو انکا سر کاٹ لاؤ۔ نویں محرم جمعرات کے دن ابن زیاد نے پانی بند کرنے کا حکم دیا کہ ہوسکتا ہے کہ پیاس کی شدت میں بیعت کے لئے آمادہ ہوجائیں، پھر دسویں محرم الحرام کو یزیدی فوج آپ کے جان کے درپے ہوگئی، اس بھوک اور پیاس کے عالم میں باری باری ایک ایک آدمی آپ کی نگاہوں کے سامنے لڑتے رہے اور آپ اپنے خاندان کی اس جانی نقصان کو دیکھتے رہے مگر اپنے موقف پر ڈٹے رہے، یہاں تک سبھی شہید ہوگئے اور پھر آپ بھی لڑتے ہوئے شہید ہوگئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس طرح یہ میدان کربلا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا قیامت تک کے لئے گواہ بنا اور دنیا کے لئے قرآنی آیات کی عملی تفسیر کا ذریعہ بھی بن گیا، قرآن کریم میں ایک شہید کے بارے میں یہ ارشاد ہے: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے۔ (سورہ بقرہ)

آج بڑے بے شعور لوگ بھی اس بات کا معترف نظر آتے ہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے یہ ریگستانی و مردہ زمین بھی ہمیشہ کے لئے زندہ ہوگئی ہے، یہ شہید کی زندگی کی ایک بڑی دلیل بھی ہے۔ برادران وطن اور غیر مسلم حضرات بھی اپنی نظم ونثر میں زندگی پیدا کرنے کے لئے میدان کربلا اور شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا حوالہ دیتے ہیں اور اس کا سہارا لیتے ہیں۔ آج ہمیں اس عظیم شہادت وقربانی کو قرآنی حوالہ سے بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ سورہ بقرہ میں جہاں شہید کی زندگی کے حوالہ سے یہ بات کہی گئی ہے وہیں آگے آیات میں یہ ارشاد خداوندی ہے کہ، ہم ضرور خوف وبھوک اور جان ومال میں نقصان کے ذریعے تمہاری آزمائیں گے، اور صبر کرنے والوں کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔ خوف سے کیا مراد ہے؟ مفسرین کرام کہتے ہیں کہ دشمن کا خوف ہے، حالات کی بے یقینی ہے اور مستقبل کی فکر ہے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بھی جو اپنے خاندان کے چند افراد کے ساتھ کوفہ بلانے پر جارہے تھے انہیں ہزاروں کی فوج نے گھیر لیا، اور آپ کو خوف دلایا کہ بیعت کرلیں ورنہ مرنے کے لئے تیار ہوجائیں، بھوک اور پیاس کا بھی آپ کو سامنا ہوا گودی کے بچے بھوک وپیاس سے بلبلا رہے تھے، یہ آپ کے لئے بڑی آزمائش تھی اور بڑا امتحان تھا۔ بفضل خداوندی آپ کو استقامت نصیب ہوئی، ان حالات میں بھی آپ ظالم کے خلاف سینہ سپر رہے، صبر واستقامت کے پہاڑ بن گئے، دنیاوی مفاد کو آخرت کی کامیابی پر قربان کردیا، اپنے اس عمل سے آپ نے یہ پیغام دیا کہ زندگی درحقیقت شہادت کا نام ہے۔ اور جسے زندہ رہنا ہے اس کے لئے ان چیزوں کے خوف سے نکلنا ازحد ضروری ہے۔ یزیدی قوت ہر زمانے میں ہوتی ہے مگر حسینی عزیمت جب اس کے مقابلے پر آتی ہے تو شکست سے دوچار ہوجاتی ہے۔ ہر زمانے میں اقتدار پسند لوگ انہیں باتوں سے لوگوں کو ڈراتے ہیں اور آج بھی اس کا کھلی آنکھوں ہم مشاہدہ کررہے ہیں کہ ایک مظلوم شخص پر ایک بڑی بھیڑ حملہ کررہی ہے۔ دراصل یہ یزیدی فوج کی نقل ہے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کے ذریعہ انہیں یہ پیغام دیا ہے کہ

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

مراٹھا قوم اور محرم میں ان کی تعزیہ داری

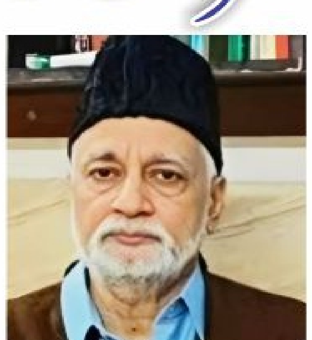

محمد مجاہد سید، لکھنؤ

"مہاراج خود بھی اس مضحکہ خیز رسم کے آگے جھک جاتے ہیں؛ اور پورے محرم میں ایک فقیر بنے رہتے ہیں۔" تھامس ڈیور بروٹن، جو 1809 میں مہاراج دولت راؤ سندھیا کے دربار میں تعینات ایک انگریز افسر تھا، نے یہ الفاظ اپنے بھائی کو لکھے گئے ایک خط میں لکھے۔ توجہ طلب لفظ "مضحکہ خیز" ہے۔ کہ انیسویں صدی کے اوائل میں ہندوستان کے سب سے طاقتور ہندو مرہٹہ حکمرانوں میں سے ایک کا امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر ماتم کرنا ایک انگریز افسر کو مضحکہ خیز لگا یہ ہمیں مرہٹوں کے بارے میں کم، اور اس انگریز کے بارے میں زیادہ بتاتا ہے۔ بروٹن کے خطوط، ہمارے لیے، ہندوستان کی اس ملی جلی تہذیب کی ایک کھڑکی ہیں جسے نوآبادیاتی طاقت نے منظم طریقے سے مسمار کرنا شروع کردیا تھا۔ اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ محرم حضرت امام حسین علیہ السلام، نبی کریم ﷺ کے نواسے، کی شہادت کی یاد، ہمیشہ اور صرف ایک مسلم، یا خاص طور پر شیعہ، عبادت رہی ہے۔ لیکن تاریخ کا مطالعہ، آرکائیو کی مردم شماری کی رپورٹوں سے لے کر یورپی افسروں کی نجی خط و کتابت تک، یہ بتاتا ہے کہ مرہٹہ سردار صدیوں سے عزاداری میں ایسی عقیدت سے شریک ہوتے رہے کہ نوآبادیاتی منتظمین حیران رہ گئے۔ بروٹن سندھیا اور اس کی فوج کے ساتھ راجستھان میں سفر کر رہا تھا جب اس نے یہ منظر دیکھا۔ اس نے کچھ بے یقینی کے ساتھ نوٹ کیا کہ اس سال محرم اور ہولی ایک ساتھ پڑ گئے تھے، اور ان کو "دو انتہائی متضاد تہوار" قرار دیا۔ وہ یہ سمجھ نہ سکا کہ ہندو مرہٹے دونوں کو یکساں خلوص سے کیسے منا سکتے ہیں۔ سندھیا خود سبز لباس پہن کر باہر آیا، اپنے شاہی رتبے کے تمام زیورات اتار کر، اور کیمپ میں موجود ہر تعزیہ کی زیارت کی۔ تعزیہ حضرت حسین علیہ السلام کے روضے کی علامت ہوتا تھا، جس کے سامنے ایک شخص مرثیہ پڑھتا تھا۔ بروٹن نے سینہ کوبی (ماتم) کی رسم بھی دیکھی، جسے اس نے "بالکل جنون خیز" اور "انتہائی متاثر کن" کہا محرم کے دسویں دن، تعزیے قریبی دریا پر لے جائے گئے۔ ہر جلوس سندھیا کے کیمپ سے گزرا۔ بروٹن نے مشکل سے اپنی حیرت کو چھپاتے ہوئے یہ منظر قلمبند کیا لکھا کہ "سو سے زیادہ تعزیے تھے، ہر ایک کے پیچھے فقیروں کی لمبی قطار تھی، جو انتہائی عجیب و غریب انداز میں ملبوس تھے، سینے پیٹ رہے تھے، اور بلند آواز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے نواسے کو پکار رہے تھے۔" اس نے مشعلیں، بندوقوں کی فائرنگ، ڈھول اور نرسنگے کا ذکر کیا، اور نتیجہ نکالا کہ "یہ سب سے غیر معمولی منظر تھا جو میں نے کبھی دیکھا۔" وہ مرہٹہ سردار جو برہمن نہیں تھے، اپنے خیموں میں تعزیے بناتے تھے اور ان پر بڑی رقم خرچ کرتے تھے۔ ہندو اور مسلمان دونوں عزاداروں کے لیے شربت کا انتظام کرتے تھے۔ شاہی خواتین بھی ان تقریبات میں حصہ لیتی تھیں۔

درحقیقت، بروٹن یہ سب دیکھ رہا تھا جب سندھیا اور اس کی فوج راجستھان میں ایک مسلح مہم پر تھی۔ علامہ سید سبط الحسن فاضل ہنسوی، اپنی کتاب محرم کے جلوسوں پر، بالکل اسی نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اگر دشمن کے علاقے میں مارچ کرتے ہوئے مرہٹوں کی عزاداری کا یہ پیمانہ اور شدت تھی تو صرف تصور کیا جاسکتا ہے کہ امن کے زمانے میں ان کے دارالحکومتوں میں یہ کتنی شاندار ہوتی ہوگی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ روایت صرف درباری نمائش یا سیاسی مصلحت کا معاملہ نہیں تھی۔ یہ ذاتی نذروں، خاندانی تاریخوں اور نسلوں کی جیتی جاگتی عقیدت میں جڑی ہوئی تھی۔ اس کی سب سے واضح مثال راجا راؤ رامبھا جیونت بہادر نمبلکر کی کہانی ہے۔ جو انیسویں صدی کے اوائل میں حیدرآباد کے نظام کی فوج کے سب سے بڑے کمانڈر تھے۔ مردم شماری ہند 1971 سے منسلک ایک مونوگراف میں درج ہے کہ راجا راؤ رامبھا نے محرم کی دسویں تاریخ کو تعزیہ کے جلوسوں اور مرثیہ خوانوں کے لیے الگ الاؤنس مقرر کررکھا تھا۔ وہ خود جلوسوں میں شریک ہوتے تھے۔ مونوگراف میں لکھا ہے کہ راجا راؤ رامبھا، جن کی کوئی اولاد نرینہ نہیں تھی، نے محرم کی ساتویں تاریخ کو نذر مانی کہ اگر بیٹا پیدا ہو تو وہ امام حسین علیہ السلام کے نام پر نیاز پیش کریں گے اور تعزیہ رکھیں گے۔ اگلے سال جب بیٹا پیدا ہوا تو انہوں نے اپنے محل میں علم اور تعزیوں کو رکھنے کے لیے ایک عاشورخانہ تعمیر کروایا۔ تمام گھر والے سبز کپڑے پہنتے اور علموں کے سامنے فاتحہ پڑھتے۔ غریبوں میں کھانا، مٹھائی، شربت اور دودھ تقسیم ہوتا تھا۔ محرم کی ساتویں کا شب کا جلوس راجا راؤ رامبھا کی وفات کے بعد بھی ان کی اولاد نے ایک جیتی جاگتی روایت کے طور پر برقرار رکھا۔

اس رشتے کی جڑیں اور بھی پرانی ہیں۔ نمبلکر سورج بنسی قبیلے کے مہاراشٹری کھشتری تھے، ان کا نام دہلی کے قریب ایک جگہ "نمبلا" سے نکلا تھا۔ ان کا رشتہ ناگپور کے راجا شیواجی چھترپتی بھونسلے کے خاندان سے تھا۔ راجا راؤ رامبھا کے پردادا، راماباجی باجی راؤ، سگنا پور میں پیدا ہوئے اور جلد ہی دوسرے مرہٹہ سرداروں سے آگے نکل گئے، یہاں تک کہ سیاسی سازشوں کے الزام میں انہیں مغل شہنشاہ عالم شاہ نے دہلی کے لال قلعے میں قید کردیا۔ کے کرشنا سوامی مدی راج نے اپنی کتاب "معصور حیدرآباد" 1929 میں قید کے دوران جو ہوا اسے درج کیا۔ راماباجی باجی راؤ کے قید خانے کے قریب ایک امام باڑا تھا جس میں علم نصب تھے۔ ان علموں کو دیکھ کر قیدی نے نذر مانی: اگر رہا ہوگیا تو وہ ہر سال محرم منائے گا، وہ اگرچہ ہندو تھا۔ شہنشاہ نے اگلے ہی دن اس کی رہائی کا حکم دے دیا۔ گھر واپس آکر اس نے علم خریدے اور نذر پوری کرنے کے لیے تمام رسومات ادا کیں۔ مدی راج لکھتے ہیں کہ تب سے نمبلکر خاندان ہر سال اس پر عمل کرتا ہے، محرم کے دس دنوں میں روشنی اور غریبوں کو کھانا کھلانے پر سالانہ بارہ سو روپے خرچ کرتا ہے۔ آج محرم کو ایک مسلم تہوار کے طور پر پیش کیا جاتا ہے جس سے ہندوؤں کا کوئی بامعنی تعلق نہیں تھا۔ بروٹن کے خطوط کا ہندوستان، نمبلکر محل کے عاشورخانہ کا ہندوستان، مرہٹہ فوج کے کیمپ سے گزرنے والے سو سے زیادہ تعزیوں کا ہندوستان، اب یا تو ایک عجوبہ بن کر رہ گیا ہے یا موجودہ بدترین صورت حال میں ایک گھڑی ہوئی کہانی۔ جن لوگوں نے اسے مٹایا، انہوں نے لاپرواہی سے ایسا نہیں کیا۔ ایک ایسے معاشرے کو جہاں ایک ہندو مرہٹہ جرنیل اپنے آبائی محل میں عاشورخانہ بناتا ہے، اور ایک ہندو مرہٹہ حکمراں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کے ماتم میں سبز کپڑے پہنتا ہے دیکھا جائے تو اس عقیدت کی جڑیں دل میں ہی تھیں ورنہ مذہبی خطوط پر خود سے غیر مسلم اقوام کو نفرت دلوانا آسان کام نہیں تھا لیکن اس زمانے کے ہندو عوام میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے لیے دل میں گہری عقیدت ومحبت موجود تھی۔

خون صدق ووفا: یومِ عاشورہ کا پیغام

ازقلم: حافظ افتخار احمد قادری

آج یوم عاشورہ ہے یعنی اسلامی تاریخ کا وہ عظیم دن جس کی سنگینی، روحانی عظمت و اخلاقی بلندی قیامت تک باقی رہے گی۔ محرم الحرام کی یہ دسویں تاریخ ابتدا سے ہی مقدس رہی ہے۔ مختلف انبیاء کے ادوار میں بھی یہ دن تاریخی اہمیت رکھتا رہا، روایات میں آتا ہے کہ اسی دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جودی پہاڑ پر آکر ٹھہری تھی، اسی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات ملی تھی، نبی کریم ﷺ نے مدینہ ہجرت کے بعد یہودیوں کو روزہ رکھتے پایا تو اس دن کے روزے کو مستحب قرار دیا جو اسلامی روایت میں یوم عاشورہ کو ایک مقدس دن کی حیثیت دیتا ہے۔ لیکن یوم عاشورہ کو جو لازوال عظمت ملی وہ میدان کربلا میں پیش آنے والے اس واقعے سے وابستہ ہے جس نے تاریخ انسانیت کو خون صداقت سے رنگین کردیا۔ دس محرم الحرام اسٹھ ہجری کو امام حسین اور ان کے خانوادے نے ظلم وجبر کے خلاف ایک بے مثال قربانی پیش کی۔ یزید کی باطل حکومت کے خلاف حق کی آواز بلند کرنا اور دین اسلام کی اصل روح کو بچانے کے لئے سر ہتھیلی پر رکھ کر نکلنا امام عالی مقام کی وہ جرات تھی جو قیامت تک کے حریت پسندوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ امام حسین نے نہ صرف خلافت کے نام پر قائم ملوکیت کو مسترد کیا بلکہ ظلم کے سامنے خاموشی کو بھی گناہ قرار دیا۔ کربلا کا سانحہ ایک خونی معرکہ نہیں بلکہ ایک فکری و اخلاقی اور روحانی تحریک ہے۔ امام حسین کا پیغام یہ نہیں تھا کہ وہ حکومت کے حصول کے لئے نکلے تھے بلکہ وہ دین کے احیاء، عدل کے قیام اور ظلم کے انکار کے لئے میدان میں اترے تھے۔ ان کے ساتھ 72 جانثاروں کی شہادت نے یہ ثابت کردیا کہ فتح ہمیشہ تلوار کی نہیں ہوتی بلکہ اصولوں کی ہوتی ہے۔ کسی بھی نظام میں اگر انصاف ختم ہو جائے اور طاقت کو حق پر فوقیت دی جانے لگے تو وہاں حسین کھڑے ہوتے ہیں اور یزید کا انکار کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ امام حسین نے ہر قدم پر تقویٰ، اخلاص اور رضائے الٰہی کو ترجیح دی۔ ان کا عمل قرآن کے اس پیغام کی عملی تفسیر تھا جو ہمیں بسم اللہ سے سکھایا جاتا ہے یعنی ہر کام کا آغاز اللہ کے نام سے اور ہر فیصلے میں اللہ کی رضا مقدم۔ یوم عاشورہ اسی شعور کی بیداری کا دن ہے کہ ہم بھی زندگی کے ہر موڑ پر باطل کے بجائے حق کے ساتھ کھڑے ہوں۔ جس طرح امام نے لا الہ الا اللہ کے علم کو سربلند رکھنے کے لئے اپنی جان نچھاور کی اسی طرح ہمیں بھی اپنے کردار، نیت اور اجتماعی فیصلوں میں اللہ کی طرف رجوع اور سنت نبوی کی پیروی کو اختیار کرنا چاہئے۔ یوم عاشورہ کا تقاضا خود احتسابی، معاشرتی بیداری، اور ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے کی تحریک ہے۔ آج مسلم معاشروں کو اگر کربلا کا پیغام سمجھ آجائے تو وہ ہر طرح کی ناانصافی، فرقہ واریت اور ظالمانہ نظام کے خلاف متحد ہوسکتے ہیں۔ یوم عاشورہ ہمیں صرف ماضی کا ایک واقعہ نہیں سناتا بلکہ موجودہ حالات میں جینے کا سلیقہ بھی سکھاتا ہے۔ آج کے دن بالخصوص نوجوان نسل کو چاہئے کہ وہ امام حسین کی سیرت سے رہنمائی حاصل کرنے کا عہد کرے، اپنے اندر علم، کردار اور جرات کی وہ روشنی پیدا کرے جو کربلا کے سورج سے پھوٹتی ہے۔ آج ہمیں اپنے معاشرے میں ظلم، بدعنوانی، نفرت و ناانصافی کے خلاف آواز بلند کرنے کے لئے حسینی فکر کو زندہ رکھنا ہوگا۔ اگر ہم نے یوم عاشورہ کو صرف رسمی یاد بنادیا تو ہم اس پیغام کے اصل تقاضوں سے دور ہوجائیں گے جس کے لئے امام حسین نے اپنا سب کچھ قربان کردیا۔ یہی وقت ہے کہ ہم اپنے دلوں، تحریروں، تقریروں اور اپنے عمل سے کربلا کے چراغ کو روشن رکھیں، تاکہ انسانیت ایک بار پھر عدل محبت اور سچائی کی روشنی میں سانس لے سکے۔

یوم عاشور ملت اسلامیہ کو حسینیت کے پیغام اور اس کے تاریخ ساز کردار کی یاد دلاتا ہے۔ شہیدان کربلا نے اپنے قول وفعل سے حق وصداقت کی راہ میں جانثاری کی عظیم تاریخ رقم کی۔ یہ وہی تاریخ ہے جس کے اوراق کی روشنی میں عالم اسلام اور اہل وطن کو اپنے گمشدہ آدرش اور ملی نشاۃ ثانیہ کی بازیافت کرتی ہے۔ امام عالی مقام کی تعلیمات عمل پیرا ہو کر ہی عالم اسلام تعمیر و ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکتا ہے۔ اسلام نے باطل قوتوں کی شکست و ذلت کو کربلا کے باب میں حقانیت کے درس کی صورت پیش کردیا ہے۔ اسلام کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے والے اہل بیت نے ایک جابر حکمراں کو چیلنج کیا۔ یہ حکومت واقتدار کی جنگ نہ تھی بلکہ اصولوں کی بقا اور حق کی سربلندی کے لیے سر کٹانے کا فیصلہ تھا۔ امام حسین نے فاسق حکمران کی بیعت کرنے سے انکار کی جس روایت کی بنا ڈالی ہے۔ عالم انسانیت کا فرض ہے کہ وہ کسی ظالم اور جابر و فاسق کو حق کے ساتھ کھلواڑ کی اجازت نہ دے، اس سے ستیزہ کاری کی وہ روایت قائم کرے کہ رہتی دنیا تک بربریت ظلم وستم اور ناانصافی و باطل حکمرانی کو کبھی دوام میت نصیب نہ ہو بلکہ حق کے سامنے اسے ہمیشہ شکست و ذلت کا سامنا ہو۔ باطل قوتوں کے لیے حسینیت ہمیشہ صدائے مستمانہ کی صورت فضائے آسمانی میں سربلند ہو۔ بلاشبہ ان شعروں میں ابدی حقیقت آج بھی جھلکتی ہے۔ معرکہ کربلا کے اسباب وعلل پر غور اور تحقیق کی جائے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ معرکہ دراصل حق اور ناحق اور ظلم وجبر کے درمیان تھا۔ یزید محض ایک حکمران ہی نہیں تھا بلکہ اس کردار کو ایک نظریے اور فکر کے طور پر لینا چاہیے۔ ایسا نظریہ جو خدائی منشور کے برعکس دنیاوی قوت اور جاہ وحشمت کو پروان چڑھاتا ہے۔ دین اسلام میں مسلمانوں پر حکمرانی کا حق کس کو حاصل ہوگا اس کے اصول وضوابط اور کردار و سیرت قرآن پاک اور خاتم النبیین آنحضرت کی حیات مبارکہ میں واضح کردیے گئے ہیں۔

امام حسین اور ان کے ساتھی اسی نظریے اور منشور کے علمبردار تھے اور انھوں نے بلا خوف وخطر ملوکیت کو اسلام کے اصولوں کے منافی قرار دیا اور اسلامی خلافت کی عملی تفسیر اپنی اور اپنے جانثاروں کی شہادت پیش کرکے بیان کردی۔ شہدائے کربلا کی تعلیمات قوم کو اس بات کا یقین دلاتی ہیں کہ پاکستان باقی رہنے کے لیے قائم ہوا ہے۔ اہل بیت کا اہل وطن پر فرض ہے کہ وہ جمہوریت کو انسانیت سے متصادم نہ ہونے دیں۔ حکمراں حق و صداقت کا حسینی معیار قائم کریں۔ ظالم و بے انصافی کا ہر دروازہ بند کریں، ریاست مدینہ سے کمٹمنٹ کی ہے تو اس کو اس کی روح کے مطابق پورا کریں، یہی حسینیت کا پیغام ہے۔

ایس آئی آر مہم میں غفلت پر کارروائی کا انتباہ: چیف منسٹر

عوامی نمائندوں اور انچارجس کو سخت وارننگ، کسی بھی اہل رائے دہندہ کا نام حذف ہونے نہ پائے، زوم اجلاس سے خطاب

حیدرآباد۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے تلنگانہ میں کل 25 جون سے شروع ہونے والی SIR مہم کے سلسلہ میں کسی بھی غفلت کے خلاف ارکان اسمبلی اور پارٹی قائدین کو انتباہ دیتے ہوئے کارروائی کی دھمکی دی۔ ایس آئی آر مہم کے سلسلہ میں آج کانگریس پارٹی کا زوم اجلاس منعقد ہوا۔ چیف منسٹر کے علاوہ صدر پردیش کانگریس مہیش کمار گوڑ، انچارج تلنگانہ میناکشی نٹراجن، ارکان پارلیمنٹ و اسمبلی اور اسمبلی حلقہ جات کے انچارجس نے حصہ لیا۔ چیف منسٹر نے پارٹی قائدین کو سخت ہدایت دی اور کہا کہ ایس آئی آر ایک سنگین مسئلہ ہے اور اس پر کسی قسم کی لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ چیف منسٹر نے کہا کہ وزراء ، ارکان اسمبلی، ارکان پارلیمنٹ اور حلقہ جات کے انچارجس کو ایس آئی آر کے معاملہ میں مزید چوکسی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ بعض قائدین ایس آئی آر مہم کے معاملہ میں سنجیدہ دکھائی نہیں دے رہے ہیں اور ان کی غفلت سے پارٹی کو نقصان ہوسکتا ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ پارٹی کو نقصان پہنچتا دیکھ کر خاموش نہیں رہا جاسکتا۔ چیف منسٹر نے کہا کہ ایس آئی آر سے متعلق شعور بیداری پروگراموں کی ضلع واری رپورٹ ان کے پاس موجود ہے اور کانگریس پارٹی کی جانب سے مزید شعور بیداری اجلاس منعقد کئے جائیں۔ انہوں نے انچارج وزراء کو ہدایت دی کہ وہ اپنی ذمہ داریاں مزید موثر انداز میں ادا کریں۔ چیف منسٹر نے کہا کہ اگر ایس آئی آر معاملہ کو درست انداز میں نمٹا نہیں گیا تو غریب عوام کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ غریبوں کے ووٹ حذف ہونے کی صورت میں وہ مختلف سرکاری سہولتوں سے محروم ہوسکتے ہیں، لہذا تمام اہل رائے دہندوں کے ناموں کی برقراری کو یقینی بنایا جائے۔ چیف منسٹر نے واضح کیا کہ پارٹی ہدایات پر عمل کرنا ہر کسی کیلئے لازمی ہے۔ جو قائدین پارٹی کی ہدایات کو نظرانداز کریں گے، ان کی جگہ نئے انچارج مقرر کئے جائیں گے۔ ریونت ریڈی نے کہا کہ اس معاملہ میں غفلت برتنے والوں کو ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا۔ چیف منسٹر نے کہا کہ آئندہ دس دنوں میں صورتحال کا جائزہ لیا جائے گا اور پارٹی کے سرپنچوں کے ذریعہ دیہات میں ایس آئی آر کے حوالے سے شعور بیداری مہم چلائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو اس مہم کی اہمیت سے واقف کرانے کی ضرورت ہے۔

نازیہ الٰہی کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے این ایس اے کے تحت کارروائی

کا مطالبہ، کانگریس رہنما محمد عمر قاسمی نے کلکٹر اور ایس پی کو میمورنڈم پیش کیا

بھوپال، 26 جون: مدھیہ پردیش کانگریس کمیٹی کے ریاستی سکریٹری محمد عمر قاسمی نے سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ایک ویڈیو میں نازیہ الٰہی کی جانب سے اسلام کے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ? اور امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ? کے بارے میں مبینہ طور پر کیے گئے توہین آمیز بیانات کے خلاف ضلع کلکٹر اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، کھرگون کو ایک میمورنڈم پیش کرتے ہوئے سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ نازیہ الٰہی کے مبینہ بیانات سے ملک بھر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات شدید مجروح ہوئے ہیں، جس کے باعث غم وغصہ اور بے چینی کی فضا پیدا ہوئی ہے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا کہ اس قسم کے بیانات سماجی ہم آہنگی، باہمی بھائی چارے اور امن وامان کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ محمد عمر قاسمی نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کر کے بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) اور دیگر متعلقہ قانونی دفعات کے تحت نازیہ الٰہی کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے۔ مزید یہ کہ اگر تحقیقات میں ضروری قانونی بنیادیں سامنے آئیں تو قومی سلامتی قانون (NSA) کے تحت بھی کارروائی کی جائے۔ میمورنڈم میں چار اہم مطالبات پیش کیے گئے ہیں: 1. مبینہ توہین آمیز ویڈیو اور بیانات کی فوری اور غیر جانبدارانہ جانچ کی جائے۔ 2. متعلقہ شخص کے خلاف مناسب قانونی دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کی جائے۔ 3. سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے مبینہ قابلِ اعتراض مواد ہٹانے کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں۔ 4. اگر تحقیقات میں الزام ثابت ہو جائے تو قانون کے مطابق سخت کارروائی کی جائے۔ اس موقع پر محمد عمر قاسمی نے کہا کہ ہندوستان مختلف مذاہب اور ثقافتوں کا ملک ہے، جہاں تمام مذاہب اور ان کی مقدس شخصیات کا احترام کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی مذہب یا اس کی مقدس شخصیات کے بارے میں توہین آمیز بیانات سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچاتے ہیں، اس لیے انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ قانون کے مطابق فوری، غیر جانبدارانہ اور مؤثر کارروائی کرے۔

تلنگانہ میں ووٹر لسٹوں کی جامع نظرثانی SIR کا باقاعدہ آغاز

حیدرآباد ریاست تلنگانہ میں ووٹر لسٹوں کی خصوصی جامع نظرثانی (SIR) کا جمعرات سے ریاست بھر میں بڑے پیمانے پر گھر گھر سروے کے عمل کا آغاز ہوگیا ہے۔ یہ خصوصی مہم/24 جولائی تک جاری رہے گی۔ جس کیلئے الیکشن کمیشن اور ضلعی انتظامیہ کی جانب سے تمام ضروری انتظامات مکمل کرلئے گئے۔ حیدرآباد میں انگریزی فارمس تقسیم کئے جارہے جبکہ دیگر اضلاع میں تلگو میں (FormsEnumeration) تقسیم کئے جارہے ہیں۔ ضلع حیدرآباد میں 15 اسمبلی حلقہ ہیں مگر چہارشنبہ کی شام تک صرف 6 اسمبلی حلقوں کے فارمس موصول ہوئے تھے۔ 15 اسمبلی حلقوں کیلئے 4062BLOs کو تعینات کیا گیا ہے۔ ان میں 500 بی ایل اوز نے ڈیوٹی میں حصہ لینے پر اپنے شک وشبہات کا اظہار کیا ہے۔ لیکن کمشنر جی ایچ ایم سی و ڈسٹرکٹ الیکشن کمشنر آروی کرنن نے BLOs کو ڈیوٹی سے استثنیٰ دینے پر صاف انکار کرتے ہوئے ڈیوٹی انجام نہ دینے والے ملازمین کو معطل کردینے کا انتباہ دیا ہے۔ SIR کی مہم کو کامیاب بنانے کیلئے ریاست کے 33 ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسرس (DEOs) 119 الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرس (EROs) 1882 اسسٹنٹ الیکشن رجسٹریشن آفیسر (AEROs) اور 3596 بی ایل او سوپروائزرس کی نگرانی میں 35,985 (BLOs) میدان میں اتر چکے ہیں۔ گھر گھر سروے کے ساتھ ساتھ الیکشن کمیشن کی جانب سے یہ فارم آن لائن بھی دستیاب کرائے جارہے ہیں۔ ووٹر الیکشن کمیشن کے آفیشیل پورٹل (voters.eci.gov.in) پر جاکر اپنے رجسٹرڈ موبائیل نمبر یا ایپک (EPIC) کارڈ نمبر کے ذریعہ لاگ آن کرکے فارم آن لائن پُر کرسکتے ہیں۔ تاہم یہ آن لائن سہولت صرف ان ووٹرس کیلئے دستیاب ہوگی جن کے نام ووٹر لسٹ اور آدھار کارڈ میں مکمل طور پر مطابقت رکھتے (میچ کرتے) ہیں اگر کسی ووٹر کو فارم بھرنے میں کوئی دشواری پیش آئے یا BLO ان کے گھر نہ پہنچ پائے تو وہ ٹول فری نمبر 1950 پر کال کرکے رہنمائی حاصل کرسکتے ہیں۔ جی ایچ ایم سی کے حدود میں SIR مہم کا آغاز ہوگیا ہے۔ تاہم پہلے ہی دن اس مہم کو انتظامی اور عملے کی سطح پر شدید مشکلات اور الجھنوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ایک طرف نوتشکیل شدہ کارپوریشنس میں عملے کی شدید قلت کی وجہ سے کمشنرس پریشان ہیں تو دوسری طرف جی ایچ ایم سی کے الیکشن ڈپارٹمنٹ نے واضح کردیا ہے کہ انتخابی ڈیوٹی سے کسی کو بھی چھوٹ نہیں دی جائے گی۔ غیر حاضری کی صورت میں معطلی کی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ عملے کی اس قلت پر قابو پانے کیلئے سنٹرل الیکشن کمیشن نے ایک اہم فیصلہ کرتے ہوئے کالجس کے (NCC) اور (NSS) کیڈٹس کو والینٹرس کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت دی ہے

سرکاری ملازمین اور پنشنرس کیلئے حادثاتی انشورنس اسکیم متعارف

1.5 کروڑ کی ادائیگی، آوٹ سورسنگ اور کنٹراکٹ ملازمین بھی اسکیم کے دائرہ میں چیف منسٹر ریونت ریڈی نے 14 بینکرس سے معاہدہ پر دستخط کئے

حیدرآباد۔ تلنگانہ حکومت نے سرکاری ملازمین کیلئے حادثاتی انشورنس کی خوشخبری دی ہے۔ حادثاتی انشورنس کے تحت سرکاری ملازمین اور پنشنرس کو 1.5 کروڑ روپئے حاصل ہوں گے اور اس اسکیم سے 15 لاکھ ملازمین کو فائدہ ہوگا۔ پنشنرس، آوٹ سورسنگ اور کنٹراکٹ ملازمین کو بھی حادثاتی بیمہ اسکیم کے دائرہ میں شامل کیا گیا ہے۔ چیف منسٹر ریونت ریڈی نے حادثاتی بیمہ اسکیم کے سلسلہ میں آج 14 بینکرس کے ساتھ یادداشت مفاہمت پر دستخط کئے۔ رویندرا بھارتی میں منعقدہ اس تقریب میں ڈپٹی چیف منسٹر بھٹی وکرمارکا ، ریاستی وزراء پونم پربھاکر، محمد اظہرالدین، لکشمن کمار، جی ویویک وینکٹ سوامی، پی سرینواس ریڈی، چیف سکریٹری رام کرشنا راؤ اور ملازمین کی مختلف تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے چیف منسٹر نے کہا کہ کسی بھی ادارے اور حکومت کیلئے محنت کے ساتھ کام کرنے والے افراد کی بھلائی کی ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملازمین کی جانب سے مطالبہ کے بغیر ہی تلنگانہ حکومت نے ایکسیڈنٹ انشورنس اسکیم متعارف کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملازمین اور پنشنرس کو انشورنس کی فراہمی سے وہ مطمئن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملازمت سے سبکدوشی کے بعد پنشنرس کو بھی اسکیم کے دائرہ میں شامل کیا گیا ہے۔ ایکسیڈنٹ بیمہ کے تحت ایک کروڑ تا 1.5 کروڑ حاصل ہوں گے جبکہ طیارہ کے حادثہ کی صورت میں بینکس کی جانب سے 2 تا 3 کروڑ کا انشورنس فراہم کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ تلنگانہ کو ہر شعبہ میں ملک کی نمبرون ریاست بنانے کی مساعی کی جارہی ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ وہ اور ان کے وزراء عوام کی بھلائی کے لئے دن رات مصروف ہیں اور وہ مخالفین کی جانب سے تنقیدوں اور توہین کی پرواہ نہیں کرتے۔ ریونت ریڈی نے کہا کہ وہ ایک اوسط خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور انہیں غریب اور متوسط طبقات کی مشکلات اور دشواریوں کا بہتر علم ہے۔ انہوں نے کہا کہ عہدہ سے عوام سے رابطہ ختم نہیں ہوتا۔ انہوں نے ملازمین سے کہا کہ وہ ریاست کی ترقی کیلئے ایک گھنٹہ زائد کام کرنے کا عہد کریں۔ حکومت کے وسائل اور آمدنی میں اضافہ کیلئے ملازمین کو مساعی کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ سابق حکومت نے ریاست کی معیشت کو کمزور کردیا اور حکومت کی آمدنی ملازمین کی تنخواہوں کیلئے کافی ہورہی تھی۔ کانگریس برسر اقتدار آنے کے بعد ملازمین کو ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو تنخواہ دی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پے ریویژن کمیشن کے بارے میں حکومت نے جو وعدہ کیا ہے، اسے پورا کیا جائے گا۔ انہوں نے ہر پانچ سال میں بدلتی ہے لیکن ملازمین اپنی وظیفہ کی عمر تک برقرار رہتے ہیں۔ حکومت کی رہنمائی اور مدد کرنا ملازمین کی ذمہ داری ہے۔ کانگریس برسر اقتدار آنے کے بعد 70 ہزار جائیدادوں پر تقررات کئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ موسیٰ ندی سے آلودگی کے خاتمہ کیلئے ترقیاتی پراجکٹ منظور کیا گیا۔ یہ پراجکٹ شہر کی ترقی میں مددگار ثابت ہوگا اور موسیٰ ندی کے اطراف تجارتی اور سیاحتی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگا۔ چیف منسٹر نے کہا کہ سنگارینی کالریز کے ملازمین کیلئے ایک کروڑ روپئے کا ایکسیڈنٹ بیمہ متعارف کیا گیا اور 45 فوت ہونے والے ملازمین کے افراد خاندان کو فی کس ایک کروڑ روپئے ادا کئے گئے۔ سنگارینی ملازمین کے انشورنس سے متاثر ہوکر حکومت نے ملازمین اور پنشنرس کو انشورنس فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تلنگانہ جو تشکیل کے وقت فاضل آمدنی کی ریاست تھی، اسے کے سی آر نے دس برسوں میں 8 لاکھ 11 ہزار کروڑ کا مقروض بنادیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی اسکیمات میں کامیابی اور اس کی نیک نامی کا انحصار ملازمین کی کارکردگی پر ہے۔ چیف منسٹر نے کہا کہ میٹرو ریل اور موسیٰ ندی ترقیاتی پراجکٹ کی اپوزیشن کی جانب سے مخالفت کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹریفک نظام کو بہتر بنانے کیلئے میٹرو پراجکٹ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 30 ماہ میں ایک دن بھی انہوں نے چھٹی نہیں لی

صنعتی ترقی کے ذریعہ معیشت کے استحکام میں چین کو سبقت

حیدرآباد۔ صنعتی ترقی اور انڈسٹریل انفراسٹرکچر کی ترقی کے معاملہ میں چین نے اپنی سبقت کو برقرار رکھا ہے۔ کسی بھی ملک میں صنعتی ترقی کا اندازہ وہاں کی اسٹیل کی پیداوار سے کیا جاتا ہے۔ صنعتوں کے قیام اور انفراسٹرکچر کی فراہمی میں اسٹیل کی پیداوار کا اہم رول ہے اور ماہرین نے اسے معاشی ترقی سے مربوط کیا ہے۔ دنیا میں اسٹیل پروڈکشن کے معاملہ میں ٹاپ 5 ممالک کا انتخاب کیا گیا جن میں چین سرفہرست اور ہندوستان دوسرے نمبر پر ہے۔ ٹاپ 5 ممالک میں اسٹیل کی سالانہ پیداوار کا تقابل کیا گیا تو چین کی پیداوار دیگر چار ممالک کی مجموعی پیداوار سے زیادہ ہے۔ سروے کے مطابق چین میں 960.82 ملین ٹن سالانہ اسٹیل کی پیداوار ہوتی ہے۔ ہندوستان اگرچہ 164.93 ملین ٹن پیداوار کے حساب سے دوسرے نمبر پر ہے لیکن دونوں ممالک کی پیداوار میں تقریباً 600 ملین ٹن کا فرق پایا جاتا ہے۔ امریکہ 82.04 ملین ٹن سالانہ پیداوار کے ذریعہ تیسرے نمبر پر ہے۔ جاپان میں 80.75 ملین ٹن جبکہ روس میں 67.90 ملین ٹن اسٹیل کی پیداوار درج کی گئی ہے۔ صنعتی ترقی اور عوام کے لئے کم خرچ پر دستیاب ٹکنالوجی کے فروغ میں چین نے ہمیشہ دیگر ممالک پر اپنی سبقت کو برقرار رکھا ہے۔ زرعی پیداوار کے علاوہ نئی ٹکنالوجی کے فروغ کے ذریعہ چین نے دنیا بھر میں اپنی منفرد شناخت بنائی ہے۔ دنیا کا کوئی بھی ملک نئی ٹکنالوجی ایجاد کرے ، اس کا متبادل چین میں فوری دستیاب ہوجاتا ہے۔ عام طور پر بڑے ممالک کی توجہ دفاعی طاقت کے استحکام پر ہوتی ہے لیکن چین نے کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں چھوڑا ہے جس میں ترقی نہ کی ہو۔ ہندوستان میں حالیہ برسوں میں بیرونی سرمایہ کاری میں اضافہ کے نتیجہ میں صنعتی ترقی کے فروغ کے امکانات روشن ہوئے ہیں۔

غیر مجاز قبضوں کی برخواستگی کیلئے ہائیکورٹ نے دو ہفتوں کی مہلت دی

حیڈرا، ٹریفک پولیس اور جی ایچ ایم سی پر برہمی،

حیدرآباد۔) تلنگانہ ہائی کورٹ نے حیدرآباد میں فٹ پاتھ پر غیر مجاز قبضوں کی برخواستگی کے لئے سابقہ احکامات پر عمل آوری نہ کئے جانے پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ ہائی کورٹ نے 4 مئی کو جی ایچ ایم سی ، ٹریفک پولیس اور حیڈرا کو ہدایت دی تھی کہ حیدرآباد میں فٹ پاتھس پر ناجائز قبضوں کو برخواست کرتے ہوئے پیدل راہگیروں کو سہولت فراہم کی جائے۔ جسٹس این وی شراون کمار نے جی ایچ ایم سی ، حیڈرا اور ٹریفک پولیس کو دو ہفتے کی مہلت دی اور احکامات پر عمل آوری کرتے ہوئے عدالت میں رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت دی۔ عدالت نے کہا کہ پیدل راہگیروں کے راستہ کا تحفظ کرتے ہوئے سابقہ احکامات پر عمل کیا جائے۔ عدالت نے کہا کہ ہائی کورٹ کی عمارت کے باہر سے کارروائی کا آغاز کرتے ہوئے سارے شہر میں فٹ پاتھس پر غیر مجاز قبضے ختم کئے جائیں۔ ہائیکورٹ میں غیر مجاز قبضوں کے خلاف مفاد عامہ کی درخواست دائر کی گئی جس میں شکایت کی گئی کہ راہگیروں کو دشواریوں کا سامنا ہے۔ درخواست گزاروں نے کہا کہ 4 مئی کو واضح احکامات کے باوجود حکام نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ عدالت کو بتایا گیا کہ ہائی کورٹ کی عمارت کے اطراف فٹ پاتھ پر غیر مجاز قبضے ہیں جس کے نتیجہ میں وکلاء اور درخواست گزاروں کو سڑک پر چلنا پڑ رہا ہے۔ جسٹس شراون کمار نے سپریم کورٹ کے کئی فیصلوں کا حوالہ دیا جن میں غیر مجاز تعمیرات میں ملوث افراد کو قانونی طور پر کسی بھی تحفظ سے انکار کیا گیا ہے۔ جسٹس شراون کمار نے ہائی کورٹ رجسٹری کو ہدایت دی کہ وہ متعلقہ محکمہ جات کو احکامات سے واقف کرائیں تاکہ فوری طور پر کارروائی کی جاسکے۔

طلبہ میں شعور بیداری کیلئے اے آئی سی سی کی تحریک مہیش کمار گوڑ نے پوسٹر جاری کیا

حیدرآباد۔ صدر پردیش کانگریس مہیش کمار گوڑ نے خیریت آباد ضلع کانگریس کمیٹی کی جانب سے منعقدہ طلبہ کی گونج پروگرام میں حصہ لیا۔ اس پروگرام کا مقصد کانگریس پارٹی کے نظریات اور مرکزی حکومت کی ناکامیوں سے طلبہ برادری کو واقف کرانا ہے۔ کانگریس پارٹی کو طلبہ سے قریب کرنے کیلئے آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اس پروگرام کی تجویز پیش کی ہے۔ ریاست کے تمام اضلاع میں یہ پروگرامس منعقد کئے جائیں گے جن میں معیاری تعلیم، روزگار کے مواقع، امتحانی سسٹم کو شفاف بنانے اور نوجوانوں کے تابناک مستقبل جیسے امور پر اظہار خیال کیا جائے گا۔ مہیش کمار گوڑ نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی حکومت انہیں تعلیمی نظام کو تباہ کردیا ہے۔ نیٹ اور دیگر امتحانی پرچہ جات کا افشاء عمل میں ایا جس کے نتیجہ میں لاکھوں طلبہ کے مستقبل پر اثر پڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان ملک کا مستقبل ہے اور انہیں ملک کی ترقی میں اہم رول ادا کرنا چاہئے۔ صدر خیریت آباد ضلع کانگریس کمیٹی ایم روہت مدیراج نے کہا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نوجوانوں کو باشعور بنانے کی مہم پر عمل پیرا ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ اس تحریک میں بڑی تعداد میں حصہ لیں۔ تحریک میں شمولیت کیلئے مس کال نمبر جاری کیا گیا۔ 1

Editor Printer, Publisher & Owner by MOHD ATHER RAHEEM Published from FALAKNUMA NEWS Urdu Weekly 19-4-276/5/A Flat No 502.5th Floor Lakeview Residency,Baquar Nagar,BNK Colony,Miralam Tank Hyderabad 500 064. Printed at RIYAZ PRINTING PRESS #22-8-161 Behind Nayaab Hotel Chatta Bazar,Hyderabad-500002 Telangana.Head Office Contact No.04045375318,www.falaknumanews.in